प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड
مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 287 Saturday 25th Oct 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۸۷، مورخہ ۲۵/ اکتوبر ۲۰۲۵ء، بروز سنیچر، یکم رجمادی الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲/ روپے، صفحات: ۴

صحافی سید رضوان اللہ کی کتاب ”ان کہی داستانیں: کورونا سے پہلے کی یادیں“ کا ملیہ بیڑ میں اجراء

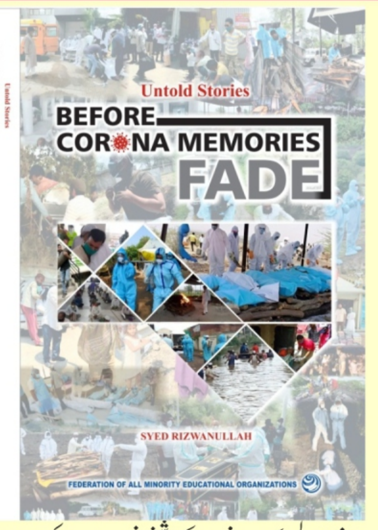

(قاضی مخدوم کی خصوصی رپورٹ)

بیڑ: ملیہ اسکول کے نامور سابق طالب علم اور ٹائمز آف انڈیا کے سابق بیورو چیف معروف صحافی سید رضوان اللہ کی کتاب ”ان کہی داستانیں: کورونا سے پہلے کی یادیں“ کی شاندار رسم اجراء ملیہ گرلز ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، قلعہ بیڑ میں نہایت وقار اور تزک و احتشام کے ساتھ انجام پائی۔ تقریب کی صدارت ادارہ کی متحرک سیکرٹری خان صحیبہ باجی نے کی، جبکہ پرنسپل ڈاکٹر عرفان سعد اللہ کی رہنمائی میں اس پروگرام کو بھرپور کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔

یہ کتاب کورونا وبا کے دوران مسلم سماجی تنظیموں اور رضا کاروں کی بے مثال خدمات پر مبنی ایک مضبوط دستاویزی سرمایہ ہے، جس میں حقائق، تصاویر اور قیمتی معلومات محفوظ کی گئی ہیں۔ اس میں اس دور کی تلخ حقیقتیں شامل ہیں جب سماجی دوری نے انسانوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا تھا اور رشتوں کی اصلیت نمایاں ہوگئی تھی۔ ایسے حالات میں بھی رضا کاروں نے انسانیت کی خدمت کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے ایک روشن مثال قائم کی۔

خان صحیبہ باجی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ سید رضوان اللہ نے اردو میڈیم سے تعلیم حاصل کر کے انگریزی صحافت میں نمایاں مقام بنایا اور ملیہ وملت کا نام فخر سے بلند کیا ہے۔ ان کی یہ کتاب کورونا کے مشکل دور کی زندہ داستان ہے جسے عوام تک پہنچانا نہایت ضروری تھا۔

انہوں نے ملیہ کے ہزاروں سابق طلبہ کا ذکر فخر سے کیا جو دنیا بھر میں طب، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، قانون، تجارت اور صحافت جیسے اہم شعبوں میں ملت کا نام روشن کر رہے ہیں۔ اپنے خطاب کے دوران انہوں نے کورونا کے دوران امریکہ کے رہائشی اپنے خاندانی عزیز خالد احمد بن عبود بن محفوظ کے انتقال کا ذکر کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا کہ انہوں نے ایک کورونا مریض کی جان بچائی مگر اپنی جان قربان کر دی اور عالمی آمدورفت کی بندش کے باعث آخری دیدار تک ممکن نہ ہوسکا جو نا قابل فراموش دکھ ہے۔

مصنف سید رضوان اللہ نے اپنی گفتگو میں بتایا کہ یہ کتاب رشتوں کی خودغرضی اور سماجی کارکنوں کی بے لوث خدمات کی حقیقی داستان ہے۔ انہوں نے سانگلی کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک مالدار شخص کے انتقال پر اس کے قریبی رشتہ دار غائب ہوگئے اور بیٹوں نے بھی آخری رسومات ادا کرنے سے انکار کردیا۔ ایسے وقت میں ایک مسلم تنظیم نے تدفین کی ذمہ داری سنبھالی مگر ورثاء نے صرف وراثتی کارروائی کے لیے پہلے دس لاکھ اور پھر بیس لاکھ روپے کی پیشکش کی جسے تنظیم نے انسانیت کی حرمت کے پیش نظر مسترد کردیا۔ انہوں نے کہا کہ کورونا کے سخت ترین ایام میں مسلم رضا کاروں نے نہ صرف اپنے بلکہ غیر مسلم بھائیوں کی بھی آخری رسومات عزت واحترام کے ساتھ ادا کیں، آکسیجن، علاج اور دیگر ضروری سہولیات فراہم کیں۔ یہی اس کتاب کا بنیادی پیغام ہے۔

جب فاصلہ ہی شفاء بن گیا تھا

تقریب میں معزز شرکاء نے بھی اظہار خیال کیا جن میں پی ٹی آئی کے نمائندہ سی آر پٹیل، روزنامہ تعمیر کے مدیر قاضی مخدوم، ملیہ گرلز کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عرفان سعد اللہ، ملیہ سینئر کالج کے پروفیسر ڈاکٹر شیخ انیس اور ملیہ کمپیوٹر اینڈ مینجمنٹ سائنس کے پروفیسر ڈاکٹر شیخ عمران شامل تھے۔ مہمان خصوصی کے طور پر ملیہ بوائز کالج کے پرنسپل ڈاکٹر فیصل چاؤس موجود رہے۔ اس کے علاوہ سپروائزر نسرین فرحانہ، اسسٹنٹ پرنسپل خورشید احمد، صدر معلمات کنیز فاطمہ اور شیر خان، سوشل ورکر موسیٰ خان، صحافی و لیکچرر پروفیسر جاوید پاشاہ، بلڈر عرشیان اللہ، انجمن کے ڈائریکٹر اے پی علی، پروفیسر حسین، لیکچرر مجاہد چاؤس سمیت کئی اساتذہ ومعززین موجود تھے۔

تقریب کے اختتام پر خان صحیبہ باجی نے کتاب کی متعدد کاپیاں خرید کر انجمن اشاعت تعلیم کی مختلف برانچز کی لائبریریوں کے لیے بطور تحفہ پیش کیں۔ یہ کتاب نہ صرف ایک اہم دستاویزی ثبوت ہے بلکہ ہندو مسلم خیرسگالی اور انسانی یکجہتی کی شاندار مثال بھی ہے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر قاضی واسعہ تقویم قاضی مخدوم نے نہایت حسن خوبی کے ساتھ انجام دی۔

یہ تقریب ملیہ کے علمی اور ادبی ورثے کی عکاسی کرتی ہے اور سید رضوان اللہ کی بے لوث خدمات کو خراج تحسین پیش کرتی ہے جنہوں نے کورونا کے آزمائشی دور میں انسانیت کے چراغ کو بجھنے نہیں دیا۔

۱۲/ہزار ۴۰۰/ مردوں نے بھی لاڈلی بہن اسکیم کا فائدہ اٹھایا ہے، آر ٹی آئی میں حکومت کی جانب سے اعتراف

ممبئی: آر ٹی آئی کے ذریعے طلب کی گئی ایک رپورٹ میں یہ حیران کن انکشاف ہوا ہے کہ لاڈلی بہن اسکیم میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ ایک سرکردہ اخبار کے ذریعہ معلومات کے حق کے تحت استفسار کرنے پر حکومت نے جو اعداد وشمار پیش کئے ہیں ان کے مطابق، ۱۲۴۰۰/ سے زیادہ مرد اور تقریباً ۷۸۰۰۰/ نااہل خواتین نے اس اسکیم کے تحت مالی فوائد حاصل کئے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل اپوزیشن نے الزام لگایا تھا کہ ۱۴/ ہزار کے قریب مردوں نے لاڈلی بہن اسکیم سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اب خود حکومت نے یہ اعدادوشمار ظاہر کئے ہیں اور بتایا ہے کہ ۱۲/ ہزار ۴۰۰/ ایسے افراد ہیں جنہوں نے خواتین کیلئے مخصوص اس اسکیم کا ناجائزہ طریقے سے فائدہ اٹھایا۔ یاد رہے کہ لاڈلی بہن اسکیم ڈھائی لاکھ روپے سالانہ سے کم آمدنی والے خاندانوں کی ۲۱ تا ۶۵ سال عمر کی خواتین کو ماہانہ ۱۵۰۰/ روپے فراہم کرنے کیلئے شروع کی گئی تھی لیکن اس اسکیم میں مبینہ طور پر گزشتہ سال کے دوران نااہل مرد وخواتین نے مجموعی طور پر ۱۶۴/ کروڑ ۵۲/ لاکھ روپے وصول کئے۔ ان میں مردوں نے ۲۴ء۲۴/ کروڑ روپے اور خواتین نے ۱۴۰ء۲۸/ کروڑ روپے حاصل کئے۔ فی الحال، تقریباً ۲ء۱۴/ کروڑ خواتین اس اسکیم کے تحت رجسٹرڈ ہیں، جس سے ریاستی خزانے کو ہر ماہ تقریباً ۷۳/ ہزار کروڑ روپے کا بوجھ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

کرنول بس جل کر خاکستر، ۲۵/ مسافر ہلاک، ۲/ لاکھ روپے امداد کا اعلان

کرنول: ایک افسوسناک واقعے میں، جمعہ (۲۴/ اکتوبر ۲۰۲۵ء) کی صبح آندھرا پردیش کے ضلع کرنول کے قریب چینا ٹیکورو گاؤں کے نزدیک ایک نجی لگژری بس میں آگ لگنے سے ۲۵/ سے زائد مسافر جھلس کر ہلاک ہوگئے جبکہ کئی دیگر زخمی ہوگئے۔ یہ پرائیویٹ سلیپر کوچ بس حیدرآباد سے بنگلورو جا رہی تھی اور اس میں تقریباً ۴۰/ مسافر سوار تھے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب صبح تقریباً ساڑھے تین بجے مخالف سمت سے آنے والی ایک موٹر سائیکل سے تصادم کے بعد بس میں آگ بھڑک اٹھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آندھرا پردیش کے کرنول ضلع میں پیش آنے والے اس افسوسناک بس حادثے میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے 'ایکس' پر لکھا: ”کرنول ضلع، آندھرا پردیش میں پیش آئے حادثے میں جانوں کے ضیاع پر انتہائی افسردہ ہوں۔ میری دعائیں متاثرہ افراد اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔ زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے دعا گو ہوں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”پی ایم ریلیف فنڈ (PMNRF) سے ہر جاں بحق فرد کے لواحقین کو ۲/ لاکھ روپے اور زخمیوں کو ۵۰/ ہزار روپے بطور معاوضہ دیئے جائیں گے۔“ **آگ کیسے لگی؟** کرنول کلکٹریٹ کے مطابق، حادثہ جمعہ کی صبح ۳/ بجے سے ۳/ بجکر ۱۰/ منٹ کے درمیان پیش آیا، اس وقت بس میں ۴۰/ مسافر سوار تھے۔ 'دی انڈین ایکسپریس' کی رپورٹ کے مطابق، ایک موٹر سائیکل بس سے ٹکرا گئی جس سے فیول ٹینک پھٹ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آگ بھڑک اٹھی۔ آگ نے چند لمحوں میں پوری بس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کے باعث مسافروں کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا۔ ۱۲/ مسافروں نے کھڑکیوں کے شیشے توڑ کر کسی طرح جان بچائی۔ صدر دروپدی مرمو نے حادثے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”کرنول، آندھرا پردیش میں بس میں آگ لگنے کے المناک حادثے میں قیمتی جانوں کا ضیاع انتہائی افسوسناک ہے۔ میں سوگوار خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے دعا گو ہوں۔“

دھلی میں مصنوعی بارش کا پھلا تجربہ، ۲۹/ اکتوبر کو کلاوڈ سیڈنگ کی تیاری مکمل

نئی دہلی: دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے جمعرات کو کہا کہ اگر موسمی حالات سازگار رہے تو قومی دارالحکومت ۲۹/ اکتوبر کو کلاوڈ سیڈنگ کے ذریعے پہلی مصنوعی بارش کا تجربہ کرے گا۔ واضح رہے کہ کلاوڈ سیڈنگ دراصل ایک سائنسی عمل ہے جس میں بادلوں میں کیمیائی مادے جیسے سلور آئیوڈائڈ، خشک برف اور عام نمک شامل کئے جاتے ہیں تاکہ بادلوں کو گاڑھا کر کے بارش کے امکانات بڑھائے جائیں۔ ریکھا گپتا نے بتایا کہ دہلی میں فضائی آلودگی کے تشویشناک حالات کے پیشِ نظر یہ اقدام ”دہلی کیلئے ایک ضرورت“ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم اسے دہلی میں آزمانا چاہتے ہیں تاکہ دیکھ سکیں کہ آیا یہ طریقہ ہمیں اس سنگین ماحولیاتی مسئلے سے نمٹنے میں مدد دے سکتا ہے۔“ ان کے مطابق ماہرین نے براری کے علاقے میں اس تجربے کیلئے پہلے ہی ایک ٹیسٹ مکمل کرلیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر کہا کہ محکمہ موسمیات نے ۲۸، ۲۹/ اور ۳۰/ اکتوبر کو بادلوں کی موجودگی کا امکان ظاہر کیا ہے، اور اگر حالات سازگار رہے تو ۲۹/ اکتوبر کو دہلی اپنی پہلی مصنوعی بارش کا تجربہ کرے گا۔ ریکھا گپتا کا کہنا تھا کہ کلاوڈ سیڈنگ دہلی میں آلودگی کے خلاف ایک ”سائنسی طریقہ کار“ کے طور پر کام کرے گی۔ یہ منصوبہ دہلی حکومت اور آئی آئی ٹی کانپور کے اشتراک سے تیار کیا گیا ہے۔ تاہم، ماہرین نے متنبہ کیا ہے کہ کلاوڈ سیڈنگ کوئی دیرپا حل نہیں کیونکہ یہ عمل مہنگا ہے، محدود علاقے کا احاطہ کرتا ہے اور مخصوص موسمی حالات کا متقاضی ہے۔

جموں وکشمیر کی 4 میں سے 3 سیٹوں پر نیشنل کانفرنس کا قبضہ، ایک سیٹ پر بی جے پی کامیاب

جموں وکشمیر میں سیاسی گہما گہمی کے درمیان ہوئے راجیہ سبھا انتخاب کے نتائج سامنے آگئے ہیں۔ مرکز کے زیر انتظام اس خطہ کی 4 سیٹوں پر ہوئے انتخاب کا جو نتیجہ برآمد ہوا ہے، اس میں 3 سیٹوں پر نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کو کامیابی ملی ہے، جبکہ ایک سیٹ بی جے پی کے حصے میں گئی ہے۔ راجیہ سبھا سیٹ نوٹیفکیشن-1 سے نیشنل کانفرنس کے چودھری رمضان نے انتخاب جیتا ہے۔ نوٹیفکیشن- 2 سے سجاد احمد کو، نوٹیفکیشن- 3 سے شمی اوبرائے کو اور آخری سیٹ پر بی جے پی امیدوار ست شرما کو جیت ملی۔ سجاد احمد نے بی جے پی کے راکیش مہاجن کو شکست دے کر راجیہ سبھا کی رکنیت اپنے نام کی۔

ادیتیہ ٹھاکرے پیش کریں گے راہول گاندھی کے ووٹ چوری شو کا دوسرا ایڈیشن!

ممبئی (ضمیر قاضی): مقامی خود مختار اداروں کے انتخابات کے لیے انتظامیہ تیاری کر رہی ہے، لیکن اپوزیشن جماعتیں جعلی ووٹروں اور ووٹر لسٹوں میں گڑبڑ کے معاملے پر جارحانہ موقف اپنائے ہوئے ہیں۔ ٹھاکرے گروپ کی جانب سے راہول گاندھی کے ووٹ چور ※ شو کا دوسرا ایڈیشن پیر (27 اکتوبر) کو پیش کیا جائے گا۔ رکن اسمبلی ادیتیہ ٹھاکرے اس جلسے میں جعلی ووٹنگ کے ثبوت پیش کریں گے۔ خاص طور پر رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے جمعہ کو ایک پریس کانفرنس میں اس بارے میں معلومات دیں۔ انہوں نے کہا کہ شوسینا کے پیر کے فیصلہ کن جلسے میں ہم ریاستی سطح پر جعلی ووٹوں کے ثبوت پیش کریں گے۔ ہم راہول گاندھی کی طرح ایک عملی مظاہرہ کریں گے۔ ادیتیہ ٹھاکرے اور ان کی ٹیم یہ ثبوت پیش کرے گی۔ ہم نے کئی چیزوں پر تحقیق کی ہے۔ یہ پریزنٹیشن الیکشن کمیشن اور ریاستی حکومت کو بڑے پردے پر دیکھنی چاہیے۔ ہم اس کا انتظام کریں گے تاکہ یہ واضح ہو کہ ریاست میں ووٹوں کی چوری اور جعلی ووٹنگ کس طرح ہوئی۔ ووٹوں کا گھپلہ ہوا، جس کی وجہ سے انتخابات جیتے گئے اور جمہوریت کا قتل کیا گیا۔ شاید اس سے انہیں یقین ہو جائے، اس لیے انہیں یہ مظاہرہ دیکھنا چاہیے۔ 27 تاریخ کو آپ کو وہ ثبوت مل جائیں گے جو آپ مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ ہم یکم نومبر کے عظیم الشان مارچ کی تیاری کر رہے ہیں۔ کل راج ٹھاکرے اور ادھو ٹھاکرے کے درمیان اس مارچ کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ الیکشن کمیشن مرکز اور ریاست میں بی جے پی کی شاخ بن چکا ہے۔ الیکشن کمیشن کو سبق سکھانا ضروری ہے کیونکہ پورے ملک میں ووٹر لسٹوں میں گھپلہ ہوا ہے۔ یکم نومبر کے مارچ میں تمام جماعتوں کے رہنما شریک ہوں گے۔ راج ٹھاکرے نے بھی ایک جلسہ کیا تھا جس میں انہوں نے جعلی ووٹوں کا یہی معاملہ اٹھایا تھا۔ ووٹ حذف کرنے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کر کے ایجنسیاں مقرر کی گئیں۔ مہاراشٹر میں بھی یہی طریقہ اپنایا گیا۔ کرناٹک میں جن چھ ایجنسیوں کو یہ کام سونپا گیا تھا، وہی ایجنسیاں مہاراشٹر میں بی جے پی اور شندے گروپ نے مقرر کی تھیں۔ جہاں ہمیں ووٹ ملنے تھے، وہ ووٹ ہٹائے گئے، اور جہاں انہیں ووٹ نہیں ملنے تھے، وہاں جعلی ووٹرز داخل کیے گئے۔

باونکلے کو گرفتار کریں: بی جے پی کے وزیر چندر شیکھر باونکلے نے چونکا دینے والا بیان دیا کہ ہمیں کوئی بغاوت نہیں چاہیے، اور اگر غلط بٹن دبایا گیا تو تباہی ہو جائے گی۔ بڑے رہنماؤں کے دروازے پانچ سال کے لیے بند ہو جائیں گے۔ اس لیے آپ سب کے موبائل اور واٹس ایپ گروپس کو سرویلانس پر رکھا گیا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے راؤت نے کہا کہ باونکلے یا بی جے پی نے ایسی کون سی مشین تیار کی ہے جس سے انہیں یہ پتہ چلتا ہے؟ اب یہ معاملہ صرف بی جے پی کارکنوں تک محدود نہیں ہے بلکہ مہاراشٹر کے اہم اپوزیشن رہنماؤں کے فون سنے جا رہے ہیں۔ واٹس ایپ پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ یہ بات اب باونکلے نے خود تسلیم کی ہے۔ لہٰذا انڈین ٹیلیگراف ایکٹ کے تحت وزیر چندر شیکھر باونکلے کے خلاف فوری طور پر مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کیا جائے اور تفتیش کی جائے۔ **سب کے فون سنے جا رہے ہیں:** راؤت نے کہا کہ یہ صرف بی جے پی کارکنوں کے فون اور واٹس ایپ تک محدود نہیں ہے بلکہ سب کے موبائل اور واٹس ایپ پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ باونکلے نے جو بات تسلیم کی ہے، اس سے پہلے بھی فون ٹیپنگ ہوئی تھی۔ بی جے پی کے لوگ نجی طور پر ایسی مشینری تیار کر کے لوگوں کی نجی زندگی میں جھانک رہے ہیں، خاص طور پر اپوزیشن کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ 2019 میں فون ٹیپنگ ہوئی تھی اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس میں اپوزیشن کے بڑے رہنما اور صحافی بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

بھوپال میں عالمی تبلیغی اجتماع کی تیاریاں، 12 لاکھ شرکا کی آمد متوقع

بھوپال: مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں اس سال ہونے والا 78واں عالمی تبلیغی اجتماع 14 تا 17 نومبر اینٹکھیڑی کے وسیع میدان میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ اجتماع دینی، روحانی اور عالمی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے، جس میں اس مرتبہ تقریباً 12 لاکھ شرکا کی آمد متوقع ہے۔ اجتماع کمیٹی کے مطابق گزشتہ سال کے مقابلے میں تیاریوں میں 20 فیصد اضافہ کیا گیا ہے تاکہ بڑھتی ہوئی تعداد کو بہتر سہولت فراہم کی جا سکے۔ اجتماع کمیٹی کے میڈیا انچارج ڈاکٹر عمر حفیظ نے بتایا کہ اس بار مرکزی پنڈال کا رقبہ 100 ایکڑ سے بڑھا کر 120 ایکڑ کر دیا گیا ہے، جبکہ پارکنگ ایریا کو 300 ایکڑ سے زیادہ تک وسعت دی گئی ہے۔ پارکنگ کے بہتر نظم وضبط کے لیے 70 زون بنائے جا رہے ہیں تاکہ گاڑیوں کی آمد ورفت میں کسی قسم کی دقت نہ ہو۔ اجتماع کے دوران تمام انتظامات تقریباً 30 ہزار تربیت یافتہ اور تجربہ کار افراد کے سپرد کیے گئے ہیں۔ ان میں سے 25 ہزار رضا کار اجتماع کمیٹی کے ہیں جبکہ 5 ہزار افراد شہری انتظامیہ اور پولیس سے وابستہ ہیں۔ یہ ٹیمیں صفائی، حفاظت، ٹریفک، پارکنگ اور پنڈال کے انتظامات کی براہِ راست نگرانی کر رہی ہیں۔ اجتماع کے مقام پر اس بار لائٹنگ، ساؤنڈ، پانی، صفائی اور کھانے پینے کے انتظامات میں نمایاں بہتری کی گئی ہے۔ سروس ایریا میں اضافی ٹیوب ویل نصب کیے جا رہے ہیں اور پانی کی مسلسل فراہمی کے لیے ٹینکروں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح فوڈ زون کو بھی وسعت دی گئی ہے تاکہ شرکا کو کھانے کے لیے طویل قطاروں میں نہ کھڑا ہونا پڑے۔ انتظامیہ اور اجتماع کمیٹی کی مشترکہ ٹیم پورے پروگرام کے دوران فائر سیفٹی، میڈیکل یونٹ، ٹریفک کنٹرول اور ہنگامی خدمات کی نگرانی کرے گی۔ حفاظتی تقاضوں کے پیش نظر مرکزی پنڈال کی گنجائش 80.1 لاکھ سے کم کر کے 40.1 لاکھ کر دی گئی ہے، جبکہ داخلی و خارجی راستوں کو دوبارہ ڈیزائن کیا گیا ہے۔

جشن مسرت

بیڑ۔ ضلع پریشد اسکول بیڑ کے صدر مدرس عثمان خان کے فرزند امان خان کا نکاح بالے پیر کے ساکن سید شاہد کی دختر اشمیرہ کلثوم سے مورخہ بائیس اکتوبر کو دارالعلوم بیڑ کے مسجد میں بحسن خوبی انجام پایا۔ اس موقع پر شہر کے تمام معززین نے خصوصی طور پر شرکت کی دولہے کے ماموں عبدالباری قادری و برادران نے مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا۔ ادارہ تعمیر اس مبارک موقع پر دونوں خاندانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

اردو، ہندی ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور ثقافت کی نمائندہ ہیں: عمار رضوی

نومبر کے آخری ہفتے میں ہوگا پانچویں بین الاقوامی اردو۔ہندی عالمی کانفرنس کا انعقاد

لکھنؤ (ابوشحمہ انصاری) اردو اور ہندی کے باہمی فروغ کے عزم کے تحت پانچویں بین الاقوامی اردو۔ ہندی عالمی کانفرنس کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ چیئرمین کانفرنس اور سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی کی زیر صدارت ان کی رہائش گاہ دارالامان، علی گنج لکھنؤ میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز شرکاء کے پُرتپاک استقبال سے ہوا۔ ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ کانفرنس کی پہلی چار نشستیں غیر معمولی کامیابی کے ساتھ منعقد ہو چکی ہیں، اور ان میں تمام اراکین کا کردار کلیدی اور قابلِ تحسین رہا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان کانفرنسز کے انعقاد سے ملک و بیرونِ ملک اردو زبان کے فروغ اور اس کے وقار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ شام منعقد اس میٹنگ میں چیئرمین کانفرنس نے مزید کہا کہ اردو اور ہندی دو ایسی زبانیں ہیں جو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب اور ثقافت کی نمائندہ ہیں، اور ان کا باہمی فروغ ہم آہنگی، رواداری اور ادبی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔ میٹنگ کے دوران پانچویں کانفرنس کے آئندہ پروگرام کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ کانفرنس کا افتتاح ایرا میڈیکل یونیورسٹی میں ہوگا، دوسرے دن کا سیمینار لکھنؤ یونیورسٹی میں منعقد کیا جائے گا، اور مشاعرہ مولانا آزاد انسٹیٹیوٹ آف ہیومینٹیز، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، محمود آباد میں ہوگا۔ سیمینار میں اردو زبان وادب کے فروغ اور تاریخی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی، جس میں خاص طور پر اردو زبان وادب کے ڈیجیٹائزیشن میں سنجیو صراف کی خدمات، پنڈت رتن ناتھ سرشار کی شاعری، اور منشی نول کشور کی ادبی خدمات کو اجاگر کیا جائے گا۔ اسی ضمن میں یہ بھی طے پایا کہ پانچویں بین الاقوامی اردو۔ ہندی عالمی کانفرنس کی سوینئر (یادگاریہ) کی ادارت سید آصف زماں رضوی کریں گے، جبکہ منعقد ہونے والی کانفرنس میں دانشوروں کے علمی مقالات کی ترتیب واشاعت ڈاکٹر موسیٰ رضا کے ذمے ہوگی۔ مشاعرہ کے انتظام و انصرام کی نگرانی ڈاکٹر منتظر قائمی انجام دیں گے، جبکہ میڈیا، نشر واشاعت کی ذمہ داری معروف صحافی ابوشحمہ انصاری کو سونپی گئی ہے، جو اپنی پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ یہ فریضہ بحسن وخوبی انجام دیں گے۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اختتامی اجلاس دسمبر کے پہلے ہفتے میں مولانا آزاد انسٹی ٹیوٹ آف ہیومینٹیز، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، محمود آباد میں منعقد کیا جائے گا۔ انتظامات کو مؤثر اور منظم بنانے کے لیے پانچ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں، جن میں افتتاحی اجلاس، علمی سیمینار، مشاعرہ، ثقافتی پروگرام اور میڈیا یا رابطہ کمیٹی شامل ہیں۔ ہر کمیٹی کے لیے ذمہ داران کی نامزدگی بھی طے کی گئی تاکہ اختتامی اجلاس کو یادگار اور کامیاب بنایا جا سکے۔ میٹنگ میں متعدد ممتاز علمی، ادبی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی، جنہوں نے کانفرنس کے اغراض ومقاصد، آئندہ لائحہ عمل اور اردو۔ ہندی کے فروغ میں اپنی تجاویز پیش کیں۔ شرکاء نے اتفاقِ رائے سے کہا کہ اس نوع کی عالمی کانفرنسیں زبان وتہذیب کے رشتوں کو مضبوط کرنے میں سنگ میل ثابت ہوتی ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر منتظر قائمی، فرقان احمد بیگ، ابوشحمہ انصاری، ڈاکٹر موسیٰ رضا، آصف زماں رضوی، مرزا اسلم بیگ اور دیگر شخصیات موجود رہیں۔ اجلاس کے اختتام پر چیئرمین کانفرنس ڈاکٹر عمار رضوی نے تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ میٹنگ آئندہ پروگرام کے کامیاب انعقاد کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ یہ کانفرنس اردو اور ہندی کے درمیان تہذیبی پل کا کردار ادا کرے گی اور عالمی سطح پر ہندوستانی زبانوں کا وقار مزید بلند کرے گی۔

اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ ووٹرز کی رجسٹریشن کے لیے اتوار کو ایک روزہ کیمپ

بیڑ نمائندہ: آئندہ سال مراٹھواڑہ کے اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ کے لیے انتخاب ہونے والا ہے۔ اس انتخاب کے لیے جن ووٹروں نے گریجویشن مکمل کیا ہے ان کا ووٹر لسٹ میں نام درج کرانا ضروری ہے۔ یہ اپیل لوک سینا تنظیم کے سربراہ ایڈوکیٹ پروفیسر الیاس انامدار نے کی ہے۔ اسی مقصد کے تحت بیڑ میں آنے والے اتوار 26 اکتوبر کو صبح 11 بجے سے شام 5 بجے تک جمعیت علماء ہند تنظیم کے دفتر، میونسپل کونسل کے پاس بشیر گنج بیڑ میں پروفیسر امر شیخ سر کی نگرانی میں اور مجتبیٰ احمد خان سر کی رہنمائی میں چھترپتی سنبھاجی نگر (اورنگ آباد) گریجویٹ ووٹرز کی رجسٹریشن کے لیے ایک روزہ کیمپ رکھا گیا ہے۔ لہٰذا گریجویشن مکمل کرنے والے گریجویٹس سے درخواست ہے کہ وہ اپنا نام ووٹر لسٹ میں درج کروالیں۔ یہ اپیل لوک سینا تنظیم کے سربراہ ایڈوکیٹ پروفیسر الیاس انعامدار، نیشنلسٹ گریجویٹ تنظیم کے مہاراشٹر نائب صدر پروفیسر امر شیخ، اُردو ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ریاستی سکریٹری مجتبیٰ احمد خان سر، صحافی جاوید پاشا سر، سماج خدمت گار سید نبیل الزماں، ایڈوکیٹ یاسر پٹیل اور ایڈوکیٹ شیخ عظیم نے کی ہے۔ ساتھ لانے کے لیے ضروری دستاویزات: آدھار کارڈ، الیکشن کارڈ، گریجویشن مارکشیٹ یا ڈگری اور ایک پاسپورٹ سائز فوٹو۔ فارم بھر کر دیا جائے گا۔ یہ معلومات ذرائع ابلاغ کے توسط سے لوک سینا تنظیم کے سربراہ ایڈوکیٹ پروفیسر الیاس انعامدار نے فراہم کی ہے۔

TAMIR-E-SIASAT
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

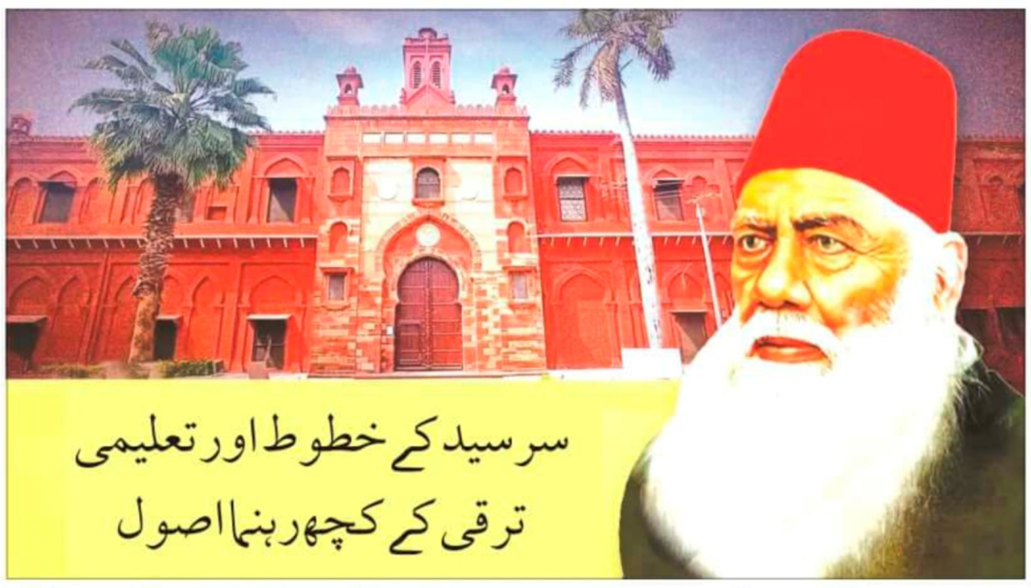

سر سید کے خطوط اور تعلیمی ترقی کے کچھ رہنما اصول

ڈاکٹر عمیر منظر
شعبہ اردو
مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی لکھنو کیمپس لکھنو

سرسید کے تعارف کی مختلف جہتیں ہیں۔تحقیقی، تاریخی اور سیاسی۔ان کے علمی اور تحقیقی شغف کا اندازہ جام جم، آثار الصنادید،سلسلۃ الملوک، تصحیح آئین اکبری،تاریخ سرکشی ضلع بجنور اور اسباب بغاوت ہند جیسی اہم تصنیفات سے کیا جاسکتا ہے۔سرسید کی مکتوب نگاری کو بھی ان کے بڑے مقاصد کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے کیونکہ ان کے خطوط سے تعلیمی ترقی کے بہت سے رہنما اصول سامنے آتے ہیں۔اس میں ان کی اصول پسندی اور تحمل کو بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ان خطوط کو سائنٹیفک سوسائٹی کے قیام واستحکام اور علمی تعلیمی اور مذہبی معاملات میں مکالمے کے لیے دستاویزی حیثیت حاصل ہے۔ان خطوط میں مسلمانان ہند کی عمومی تعلیمی صورت حال اور بعض دیگر معاملات کو دیکھا جاسکتا ہے۔

سرسید بنیادی طور پر تعلیمی ترقی کے خواہاں تھے اور اس کے لیے بڑی بڑی صعوبتیں برداشت کیں مگر کسی مخالفت کا کبھی جواب نہیں دیا۔پنجابی اخبار کے ایڈیٹر کو ایک خط 1881 میں سرسید نے لکھا۔یہ خط سرسید کے مزاج شخصی رویے اور ان کے کام کو سمجھنے میں کلیدی کردار کا حامل قرار دیا جاسکتا ہے۔معاصرین کے ساتھ سرسید کی کشادہ ظرفی بھی اس خط کے آئینے میں دیکھ سکتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

میں اپنے ان نامہربان دوستوں کا جو میری ذاتی مخالفت پر سرگرم ہیں اور گو کہ وہ میری ان باتوں میں جو میری ذات سے علاقہ رکھتی ہیں کتناہی مبالغہ کرتے ہیں اور لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں اور بے سروپا اتہام کرتے ہیں،ہمیشہ ممنون رہا ہوں اور رہوں گا...میں اپنے قدیم دوست مولوی امداد العلی بہادر سی ایس آئی سے اسی خلوص سے ملتا ہوں جیسا کہ ہمیشہ ملتا تھا اور آپ کے شہر کے مشہور عالم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کی (جن کو دو ایک دفعہ اتفاقیہ دیکھا ہے)ایسی ہی قدر کرتا ہوں جس قدر کی وہ لائق ہیں۔مجھ کو مطلق اس بات کا خیال نہیں ہے کہ یہ دونوں صاحب میری نسبت کیا لکھتے ہیں اور کیا کہتے ہیں.... مدرسۃ العلوم کوئی میرا ذاتی کام نہیں ہے جہاں تک میری سمجھ ہے،میں اس کو اپنی قوم کے لیے فائدہ مند سمجھتا ہوں اور جو کچھ اس میں کوشش کی جاتی ہے وہ قومی کام ہے...اگر وہ مخالفت ایک رائے کے اختلاف پر مبنی ہوتی اور جو کارروائی مدرسۃ العلوم میں ہوتی ہے اس میں نقص نکالے جاتے اور اصلاح پر رائے دی جاتی تو اس سے زیادہ خوشی کی بات نہ تھی مگر جب وہ اس میں کوئی نقص نہیں پاتے تو غلط بیانی اور بہتان بندی اور اتہام سے کام لیتے ہیں اور اس پر نہایت فخر کرتے ہیں.....میں بھی کچھ سمجھتا ہوں اور کسی قدر قانون سے بھی واقف ہوں میں خوب جانتا ہوں کہ میں انتقام لے سکتا ہوں اور قانونی سزا دلا سکتا ہوں۔مگر میرے لیے کیا یہ مناسب ہوگا کہ جس قوم کے ساتھ میں ہمدردی کرنا چاہتا ہوں اور جس قوم کو اپنی گود میں بٹھانا چاہتا ہوں،اس کو قانون کے حوالہ کردوں۔(مکاتیب سرسید احمد خاں۔حصہ اول و دوم ص:158 تا160)

طویل خط کے اقتباس سے سرسید کے عام رویے اور عمومی سوچ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اس مخالفت کو بھی سمجھا جاسکتا ہے،جس کا کہ انھیں سامنا تھا لیکن اس صبر اور تحمل کا جواب نہیں جس کا مظاہرہ انھوں نے کیا۔مولوی مشتاق حسین کے نام سرسید ایک خط میں لکھتے ہیں:

لوگ دنیا میں کسی کو چین لینے نہیں دیتے۔پھر لوگوں کے کہنے پر خیال کرنا محض لغو ہے۔مجھے یقین ہے کہ جو کام میں نے صرف خالص نیت اور صرف قومی بھلائی کے لیے کیا ہے اس کی نسبت لوگ اور بہت مقدس لوگ کیا کیا کچھ کہتے ہیں۔کیسے کیسے مقدس لوگ مجھے خودغرض،بددیانت،تعمیرات مدرسہ میں غبن اور چوری کرنے والا وغیرہ وغیرہ بیان کرتے ہیں۔اور مقدس ہاتھوں سے جو پانچ وقت وضو سے دھوتے ہیں۔پس آدمی کو اپنے خدا کے سامنے نیک نیتی سے کام کرنا چاہیے۔لوگوں کے کہنے پر مطلق خیال کرنا غلطی ہے۔پس اس طرح آپ کو بلحاظ اس کے کہ لوگ کیا کہیں گے،مولوی مہدی علی کے استعفی کی منظوری کے لیے کوشش کرنی چاہیے نہ کہ خلل انداز ہونا۔(ایضاً ص:87۔86)

سرسید کے خلاف جس طرح کے حالات تھے اس خط سے بھی اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔مولوی مہدی علی جن کا اس خط میں ذکر ہے وہ نوکری سے استعفی دے کر سرسید کے ساتھ کام کرنا چاہتے تھے۔جبکہ مولوی مشتاق حسین بر بنائے دوستی یہ چاہتے تھے کہ مہدی علی نوکری سے مستعفی نہ ہوں۔اسی لیے سرسید نے انھیں خط میں لکھا کہ یہ حسن سلوک نہیں بلکہ "بدسلوکی" ہے۔اسی خط میں سرسید نے آگے لکھا ہے کہ وہ "بقیہ عمر میرے ساتھ علی گڑھ میں گزاریں گے۔یا میں ان کو دفن کروں گا یا وہ مجھ کو دفن کریں گے"۔سرسید نے قومی خدمت کے لیے کہاں کہاں سے لوگوں کو ڈھونڈ نکالا اور لوگ ملتے بھی گئے۔غالباً یہ ان کے خلوص اور نیک نیتی کا ثمرہ تھا۔

> تیرہ برس سے میرے ہاتھ میں کالج ہے اور مجھ کو ذاتی تجربہ مسلمانوں کی حالت کا ہے۔اس وقت تک ہمارے کالج سے علاوہ ہندوؤں کے 9 مسلمان بی اے میں،25 ایف اے میں پاس ہوچکے ہیں۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سوائے ایک کے اگر ان کی امداد کالج کی تعلیم جاری رکھنے میں نہ کی جاتی تو ان میں سے ایک بھی وہ تعلیم حاصل نہ کرسکتا۔

سرسید کی تعلیمی صورت حال پر گہری نظر تھی۔وہ دیکھ رہے تھے کہ مسلمان تعلیم میں کس قدر پیچھے ہوتے جارہے ہیں۔وہ لوگ جنھوں نے کسی وجہ سے سرسید کی مخالفت کی ان کے سامنے یہ اعداد وشمار نہیں رہے۔ 17 جون 1887 کو سرسید نے ایک خط 'ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن اضلاع شمال ومغرب و اودھ،نینی تال' کے مسلمانوں کی تعلیم سے متعلق لکھا۔سرسید لکھتے ہیں:

کلکتہ یونی ورسٹی کے امتحانوں کا نتیجہ ابھی مشتہر ہوچکا ہے۔جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی اے کلاس میں 428 طالب علم پاس ہوئے ہیں منجملہ ان کے صرف 22 مسلمان ہیں ایف۔اے کے امتحان میں جو پاس ہوئے ہیں ان کی تعداد 854 ہے۔جس میں صرف 57 مسلمان ہیں۔انٹرنس کے امتحان میں 3307 طالب علم پاس ہوئے ہیں منجملہ ان کے مسلمان صرف 425 ہیں۔یہ کافی ثبوت اس بات کا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم اور خصوصاً کالج کلاسوں کی تعلیم نہایت گھٹی ہوئی ہے۔تمام برٹش انڈیا میں کوئی صوبہ ایسا نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی تعلیم اور قوموں کی تعلیم کی حالت سے خراب اور پس ماندہ نہ ہو جس کے سبب سے ان کی تمدنی حالات بھی روز افزوں زوال پذیر ہوتی جاتی ہے۔(ایضاً ص:184)

سرسید نے اس خط میں صرف ان کی تعلیمی پس ماندگی کا نقشہ ہی نہیں کھینچا ہے،بلکہ اس کے توسط سے انھوں نے حکومت کو مسلمانوں کی تعلیمی پس ماندگی دور کرنے کے لیے اسکالرشپ کی تجویز بھی بھیجی ہے۔اسی خط میں وہ لکھتے ہیں:

تیرہ برس سے میرے ہاتھ میں کالج ہے اور مجھ کو ذاتی تجربہ مسلمانوں کی حالت کا ہے۔اس وقت تک ہمارے کالج سے علاوہ ہندوؤں کے 9 مسلمان بی اے میں،25 ایف اے میں پاس ہوچکے ہیں۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سوائے ایک کے اگر ان کی امداد کالج کی تعلیم جاری رکھنے میں نہ کی جاتی تو ان میں سے ایک بھی وہ تعلیم حاصل نہ کرسکتا۔(ایضاً ص:186)

سرسید نے تعلیمی پس ماندگی سے مسلمانوں کو نکالنے اور اسکالرشپ کے حصول میں مسلمانوں کو بعض رعایتیں دینے کی پرزور حمایت کی۔انھوں نے کہا کہ انٹرنس یا ایف اے میں جو فرسٹ ڈویژن پاس ہونے کے بعد ان کو جو متعینہ اسکالرشپ ملتی ہے اگر طالب علم کسی وجہ سے اپنی تعلیم کسی دوسری پریڈنسی کے کالج میں جاری رکھنا چاہے اور کالج کی طرف سے اس کی اخلاقی رپورٹ بہتر ہے تو اس کی اسکالرشپ اس پریڈنسی کے کالج میں منتقل کردی جائے۔اس کے علاوہ ایک خاص قاعدہ صرف مسلمانوں کی تعلیمی بہتری کے لیے وضع کرنے پر زور دیا ہے۔سرسید اپنے خط میں لکھتے ہیں:

اگر آپ کے ماتحت کالجوں میں کوئی ایسا مسلمان طالب علم داخل ہو جس نے خواہ ان کالجوں سے جو آپ کے ماتحت ہیں اور خواہ کسی دوسرے پریڈنسی کالجوں سے انٹرنس یا ایف اے کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہو اور اس کو گورنمنٹ اسکالرشپ نہ ملی ہو اور وہ ایسے کالج میں داخل ہو جہاں اس کا گھر یا سکونت مستقل نہیں ہے۔اور اس کالج کی اتھارٹی جس میں وہ داخل ہوا ہے کامل تحقیق کے بعد آپ کو طمانیت کردے کہ اس کی حالت ایسی ہے کہ بغیر امداد کے وہ آئندہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا اور وہ اتھارٹی پرائیویٹ چندہ سے اس کی امداد کرنی مناسب سمجھے تو گورنمنٹ بھی اس کی امداد میں بحصہ رسیدی شریک ہو۔یعنی جو امداد کہ اس کو دینی تجویز ہو جس کی غایت مقدار میں آگے بیان کروں گا،اس کا نصف گورنمنٹ دے اور نصف پرائیویٹ چندہ سے دیا جائے۔اس قاعدہ کو ان مسلمان طالب علموں کی نسبت بھی جنھوں نے انٹرنس اور ایف اے کا امتحان سکینڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو،بہ اضافہ ایک شرط خاص کے وسعت دی جاوے۔(ص:189۔190)

اس خط کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ سرسید برطانوی ہندستان کے تعلیمی نظام میں مسلم بچوں کی بہتر کارکردگی کے لیے مستقل غور وفکر کرتے تھے اور تعلیمی ترقی کے امکانات تلاش کرتے رہتے تھے۔اسکالرشپ کی بابت ان کی جو تحقیق ہے،اس کی بنیاد پر مسلم بچوں کے لیے حکومت کو جن مشوروں سے آگاہ کیا ہے،اسے سرسید کے ایک انقلابی قدم سے تعبیر کیا جانا چاہیے۔اس خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اعلی تعلیم میں مسلمان بچوں کی تعداد اس وقت بھی بہت کم تھی اور یہ صورت حال آج بھی برقرار ہے۔اعلی تعلیم میں آج بھی باصلاحیت اور ہونہار مسلم بچوں کے لیے اسکالرشپ بہت اہم سہارا ہے۔سرسید نے اس خط میں میرٹ کے ساتھ ساتھ معاشی پوزیشن کو بھی سامنے رکھ کر اسکالرشپ دینے کی وکالت کی ہے۔انھوں نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی معاشی پوزیشن زیادہ خراب ہے،اس لیے وہ اسکالرشپ کے زیادہ حق دار ہیں۔انھوں نے متوسط درجہ کے اشراف خاندانوں کا خرچ چودہ روپیہ ماہانہ کا اندازہ لگایا تھا اور اس کے بعد خط میں یہ لکھا کہ "میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کی مفلسی ایسے درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ وہ اس قدر خرچ کسی طرح برداشت نہیں کرسکتے"ان خطوط سے تعلیم کے تئیں سرسید کی غیر معمولی کوششوں کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔تعلیمی پس ماندگی پر ایک صدی پہلے انھوں نے اتنی توجہ دی اور زندگی کی بہت سی آسائشیں قربان کردیں مگر نصب العین سے سرمو انحراف نہیں کیا۔سرسید ڈے پر دعوتیں اڑانے والے اس خط پر غور کریں۔

نندریش، علمدارِ کشمیر، نشانِ مردِ مومن باتو گویم!

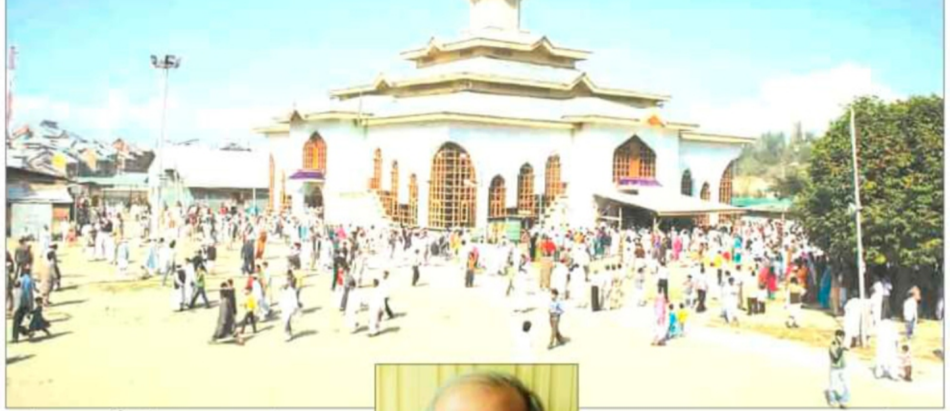

شیخ نورالدین، رشید پروین سوپور

علمدارِ کشمیر کا عرس مبارک ان کے تاریخ وفات سے مماثلت نہیں رکھتا اور یہ دن ان کے وصال کا دن نہیں، لیکن پچھلی ۲ دہائیوں سے اس عرس کو تین دن تک اکتوبر کے مہینے ہی میں منایا جاتا ہے اور اہل دانش کا خیال یہ ہے کہ اکتوبر میں کشمیر کے زراعت پیشہ، فروٹ گروس اور دوسرے بڑے طبقوں اور معاشیات سے وابستہ لوگ ایک تو فری ہوتے ہیں،فصل کٹائی بھی ہوچکی ہوتی ہے،خرچ کے لئے پیسے بھی ہوتے ہیں اور عوام اور عقیدت منداس درگاہ پر آکر آرام اور سکون کے ساتھ روحانی فیض سے مشرف ہوتے ہیں،اور آپ کو پتہ ہی ہوگا کہ اس برس سرکار نے بھی ۱۸ اکتوبر کے بجائے ۲۰ اکتوبر کی تعطیل کا اعلان کیا ہے،نندریشی علمدار نے ۶۱۔یا ۶۳ برس کی عمر پائی تھی کئی روائتیں موجود ہیں۔لیکن اتفاق ۱۳۷۸ء سے ۱۴۴۱ء تک ہے اور ۲۶ رمضان المبارک کو اس دارِفانی سے کوچ کیا تھا، کشمیر نہ صرف دنیا کی حسین دلہن کے ماتھے کا جھومر ہے بلکہ یہاں ہزاروں باکمال سادات اور اللہ کے برگزیدہ (نند) معنی بہت ہی خوبصورت اور حسین ریشی،باکمال صوفی چاند ستاروں کی مانند تاباں ہیں،کشمیر کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ اس سرزمین کا وجود ہی ایک عظیم ریشی،''کشپ'' سے جڑا ہے،دراصل یہ ریشی بھی اپنے زمانے میں اللہ کا برگزیدہ اور مقام اعلیٰ پر فائز ریشی رہا ہوگا،ریشیت کے خدوخال تصوف سے بہت ہی حد تک مماثل ہیں اور سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی ؒ کے نقاط پر اکتفا کروں گا،،آپ ؒ حروف تصوف کی حقیقت یوں بیان فرماتے ہیں،''صوفیائے کرام کا اہل تصوف کے نام سے موسوم ہونا۔نور معرفت اور توحید کے ذریعے اپنے باطن کو جملہء آلائشوں سے پاک صاف کرنا ہے،ت سے مراد،توبہ،ظاہری اور باطنی،ص سے مراد صفائی قلب اور مقام سر کی،،وٗ'' سے مراد ولایت ہے یہ مقام صفائی نفس کے بعد حاصل ہوتا ہے (ف) سے مراد فنا فی اللہ ہے جب صفات بشریت ختم ہوجاتی ہیں تو صفات باری موجود رہتی ہیں، چونکہ ذات باری غیر فانی ہے اس لئے عبدفانی کو بھی باقی باللہ کا مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے،سید عبدالقادر ؒ کے نزدیک تصوف کے چار حروف،سلوک،شریعت،طریقت،وحقیقت کی ساری منزلیں،ان کے سارے آداب ان چار حروف سے ہی ماخوذ ہیں لیکن اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ شریعت اور طریقت کوئی الگ الگ علوم نہیں،امام ابو القاسم القشتری ؒ فرماتے ہیں کہ'' جس شریعت کو حقیقت کی مدد حاصل نہ ہو وہ غیر مقبول اور جو حقیقت شریعت سے مقید نہ ہو وہ غیر حاصل رہتی ہے،'' سائنس داں اپنی تجربہ گاہ میں نئے نئے تجربات اور مشاہدات کی بنا پر خاص نتیجوں پر پہنچ کر دنیا سے انہیں تسلیم کرالیتے ہیں بلکل اس طرح کا نظام اسلام میں موجود ہے جو عقیدہ اور ایمانیات کے محسوس نتائج کو سامنے لاتا ہے اور یہی نظام روحانی تجربات اور مشاہدات پر مبنی تصوف ہے اور اس علم کے سائنس داں صوفیائے عظام کے نام سے پہچانے جاتے ہیں،ان مختصر تشریحات کا بغور جائزہ لینے سے کئی نہیں بلکہ سارے نقاط میں ریشیت اور صوفیت ایک ہی آماجگاہ سے پھوٹے ہوئے چشمے لگتے ہیں ،اوران کے جوہر میں کوئی خاص فرق نہیں،اسی لئے بہت سارے نقطہ داں سمجھتے ہیں کہ ریشیت بھی صوفیت کی ایک شاخ ہے،اور جس طرح صوفی ایک خاص طرح کی زندگی گذارتے ہیں اسی طرح ریشیت بھی ایک جداگانہ طرز زندگی ہے،ریشی سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی (پاک دعایہ نعت یا نظم گانے والا) ہوتا ہے صوفی کی طرح ریشی کا تصور بھی اس مرد کامل کی طرح کا ہے جس کی باطنی آنکھ ظاہری دیواروں کو پھاند کر مادی دنیا سے پرے اسرار حق سے واقف ہوچکی ہوں ،،شاید یوں کہنا زیادہ آساں ہوگا کہ ریشی بھی ماورائے زماں ومکاں ہوتا ہے اور جس طرح اصل صوفی زماں ومکاں کی قید سے آزاد ہوتا ہے اسی طرح ریشی بھی ان منازل سے بھی آگے ہوتا ہے،، کشمیر میں اسلامی ریشیت کا تعین خود علمدار (نندریش) نے کیا جس سے ہم ختمی اور کشمیر کے پس منظر میں حروف آخر سمجھتے ہیں (پہلا ریشی محمد ﷺ ہے جن کا آسمانی نام احمد ہے،،دوسرا ریشی حضرت اویس کرنی ہیں،پھر ذلک ریشی،پلاس ریشی،،اور اس کے بعد رُمہ ریشی پانچویں ریشی گذرے ہیں پھر چھٹے کا نام (میراں ریشی ؟'نند'اپنے آپ کو ساتواں ریشی بتاتے ہیں اور اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ میں کون سا ریشی ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ شیخ کی شادی صدرہ سے ہوجاتی ہے اور زمانے کے ولی اللہ ہی ان کی نکاح خوانی بھی کرتے ہیں اور انہیں دعا بھی دیتے ہیں،سلر یعنی سالار الدین کھی جوگی پورہ ہی میں اپنے والد ہی کا کام یعنی چوکیداری کرتے تھے اسی دوران ایک رات وہ اُتن پنڈت کے گھر کے سامنے تھے کہ اچانک ہی ان کے کانوں سے اتن پنڈت کی آواز ٹکرائی جو اپنی بیوی فکرہ بٹنی سے کہہ رہا تھا کہ کل شبھ ساعت ہے اور اپنے گاؤں کے چشمے (شاردھا چشمہ) میں پچھلے پہر دو گلدستے ظاہر ہوں ایک یاسمن کا اور دوسرا اڈہر کا،تم یاسمن کے گلدستے کو سونگھنا،بھگوان کی کرپا سے اولا دنرینہ ہوگی، ظاہر ہے کہ اتن پنڈت اپنے زمانے کے گورو اور اپنی مذہبی کتب پر کافی دسترس رکھتے ہوں گے اسی لئے چشمے کی نشاندہی کے ساتھ ہی گلدستوں کی پہچان بھی پہلے ہی اپنی بیوی کو بتا پائے ۔ یہ بات سالارالدین ۔شیخ نورالدین کے والد نے سنی تو فوراً ہی اپنی بیوی صدرہ کے پاس آئے اور سارا ماجرا تفصیل کے ساتھ بتا کر اس سے پچھلے پہر چشمے پر جانے کے لئے آمادہ کیا،ایسا کہا جاتا ہے کہ صدرہ ماجی کے چشمے پر پہنچنے سے پہلے ہی حضرت سید سمنانی ؒ ،یاسمن ریشی،اور لل عارفہ وہاں موجود تھیں،گلدستہ ظاہر ہوا تو پہلے اس سے سید سمنانی ؒ نے بوسہ دیا اور اس کے بعد یاسمن ریشی اور پھر لل دید اور یہ بھی تاریخوں میں درج ہے کہ جب صدرہ وہاں پہنچی تو لل دید نے صدرہ سے نام پوچھا اور پھر کہا کہ ہاں لعل وجواہر تو صرف سمندر میں رکھے جاسکتے ہیں،(صدر کا معنی ہی سمندر ہے) سید حسین ؒ سمنانی نے نو مہینے کی دیکھ بھال بھی لل دید کو سونپی تھی ، نوماہ کے بعد نورالدین پیدا ہوئے تو پہلے اپنی ماں سے دودھ نہیں پیا۔اسی اثنا میں تین دن کے بعد لل عارفہ گھر میں وارد ہوئی،ماجرا سنایا گیا تو مسکرا کر نند سے مخاطب ہوئی،''اے نند جب جنم لینے میں شرم نہیں آئی تو دودھ پینے میں کیا شرم، لے دودھ پی''،اور اس طرح لل دید نے خود پہلی بار نند کو اپنا دودھ پلایا اور تاریخوں میں درج ہے.......... (باقی اگلے ہفتہ ملاحظہ فرمائیں)

فلسطین

خدا آج مرے دل کی صدا تو سن لے
دودھ پیتے ہوئے بچوں کی دعا تو سن لے
اے خدا ان پہ ذرا اپنی عنایت کر دے،
اور جنت میں شہیدوں کو تو اپنی گھر دے۔
بھوک پیاس سے مرتے ہیں جو تیرے بندے
ایسے چپ ہیں یہ مسلماں کہ ہو جیسے اندھے
یہ تو بس تیرے لیے جان ہیں قرباں کرتے
میرے مولا یہ ہیں اسلام کی خاطر لڑتے
یہ تو بس مسجد اقصیٰ پہ لٹاتے ہیں جاں
سب سے بڑھ کر ہے زمانے میں انہی کا ایماں
تیرے محبوب سے بندوں کا ہے پیارا مسکن
اس لیے آج تلک علم سے ہے یہ روشن
اے خدا ظلم پہ خاموش نہیں رہ سکتا
ایسے ظالم کو میں انسان نہیں کہہ سکتا
کاش پھر سے کوئی ایوبی ہو پیدا یارب
حکم پر جس کے مسلمان ہو شیدا یارب
اپنے محبوب کے صدقے میں کرم کر مولا
اپنے بندوں پہ تو تھوڑا سا رحم کر مولا

نعمت اللہ رضا

غزل

رہا گردشوں میں ہر دَم ۔میری قوم کا ستارا
کبھی چمکا تو اُفق پر۔کبھی کھو گیا نظارا
یہ جو سر پھری ہوائیں۔ذرا پاس بہہ رہی ہیں
کبھی دبدبہ تھا ان پر۔کبھی ان پہ تھا اجارا
یہ غبار نفرتوں کے یہ حقارتوں کی بارش
یہ سوال ہے کہ آخر انہیں کون ہے اتارا
اسی گلستاں کی خاطر۔کئی اضطراب جھیلے
کبھی چوٹ کھائے دل پر۔کبھی فاقے سے گزارا
ہوئے جب کھڑے مسائل رہے ساتھ ساتھ اختر
کبھی سب میں پیار بانٹا کبھی گلستاں سنوارا

شمیم اختر

تعلیم کی اہمیت

تعلیم حاصل کرنا آج کے دور میں بہت زیادہ ضروری ہے۔تعلیم حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر لازم ہے۔اسی لیے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں سب سے پہلے ارشاد فرمایا" اقرا" یعنی پڑھو۔اس آیت سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اسلام میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ تعلیم ہی سے ہمیں غلطیوں اور برائیوں کا پتہ چلتا ہے۔تعلیم ہی وہ ہتھیار ہے جس سے ہم اپنے گھر والوں گاؤں والوں اور اپنے ملک کو ترقی دلا سکتے ہیں۔آج کے دور میں تعلیم حاصل کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ آج اگر کسی کو کہا جائے کہ یہ ایپ سے سامان منگانا ہے یا پھر ٹرین کی جانکاری معلوم کرنی ہے وغیرہ تو وہ شخص بغیر جانکاری اور علم کے جواب نہیں دے سکتا۔لیکن آج کے دور میں لوگ راہ راست سے بھٹک گئے ہیں اور وہ تعلیم کو اتنی اہمیت نہیں دیتے۔یہی وجہ ہے کہ آج غلط کام،چوری،قتل اور ریپ وغیرہ سب عام ہو گئے ہیں۔دنیا میں کچھ بچے ایسے بھی ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ تعلیم حاصل کرسکیں تو ہم پر لازم ہے کہ ان کی مدد کریں اور ان کی ضروریات کو پورا کریں۔

فرحان انصاری،(دارالہدی، کرناٹکا سینٹر)

آج بچے اساتذہ کی عزت کیوں نہیں کر رہے ہیں

آج بچے اساتذہ کی عزت اس لئے نہیں کر رہے ہیں کیونکہ بچوں کو گھر سے اچھی تربیت نہیں دی جارہی ہے ان کے والدین اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں جب ان کا بچہ چھوٹا ہوتا ہے تب ہی سے اس کو ہاتھ میں موبائل دے دیتے ہیں بچوں کو موبائل تو دے ہی دیتے ہیں مگر خود بھی اس کے ساتھ موبائل چلاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے بچوں کو تربیت میں بہت ساری کمی رہ جاتی ہے اور ان کا یہی وجہ ہے کہ مدارس میں پڑھنے کے لئے داخلہ کرایا جاتا ہے تو وہ اساتذہ کے سامنے عزت کے ساتھ پیش نہیں آتے ہیں انہیں کچھ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اساتذہ کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے ان کا احترام کیسے کرنا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والدین نے انہیں اچھی طرح تربیت نہیں دی آج کے دور کے بچے تو صرف موبائل میں ہی مشغول ہوتے جارہے ہیں اور بچپن میں ہی اپنے والدین سے موبائل لینے کی ضد کرتے ہیں انہیں منع کرنے کے بجائے الٹا ماں باپ ان کی خواہشات کو تکمیل تک پہنچا دیتیں ہے اس میں سب سے بڑی غلطی ماں باپ کی ہے نہ کہ بچے کی کیونکہ بچہ کو بچپن میں اچھے اور برے کا پتا نہیں ہوتا لیکن ماں باپ تو سمجھدار ہوتے ہیں اور وہ والدین بچہ کو جو سکھائیں گے بچہ وہی سیکھے گا اگر ماں باپ بچہ کو موبائل چلانا سکھائیں گے تو موبائل چلانا ہی سیکھے گا اور اگر اساتذہ کے عزت کرنا سکھائیں گے تو وہ اساتذہ کی عزت کرنا ہی سیکھے گا لیکن یہ سب ہوتا نہیں ہے اسی لئے بچے آج اساتذہ کی عزت نہیں کر رہے ہیں

مشاک عالم،(دارالہدی کرناٹکا سینٹر)

اقبال کے چند منتخب اشعار

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا
اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن
دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو
فقط نگاہ سے ہوتا ہے فیصلہ دل کا
نہ ہو نگاہ میں شوخی تو دلبری کیا ہے
عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو
غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے
وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
جو میں سر بہ سجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

☆ ☆ ☆

غزل

زیست میری ہے آب سے
روشن گلستاں ہے گلاب سے
روشن وہ خیالوں میں روز آتا ہے
میری سانسیں ہیں خواب سے
روشن ایک اندھیرا تھا
علم کا دل میں اب ہوا ہے
کتاب سے روشن میرے
چہرے پہ روشنی ہے جو وہ تو
ہے ماہتاب سے روشن وہ
مجھے دیکھتا ہی رہتا ہے ہوں
صدف آب و تاب سے روشن

عبیدہ صدف

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ہندوستان ہر چیلنج کا جواب دینے کے لیے ہمیشہ تیار ہے: وزیر دفاع

نئی دہلی، 24 اکتوبر (یو این آئی) وزیرِ دفاع راجناتھ سنگھ نے نیول کمانڈرز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا "آپریشن سندور ہندستان کی ارادے کی قوت اور صلاحیت کی علامت تھا اور دنیا کے لئے یہ پیغام تھا کہ ہم ہر چیلنج کا جواب دینے کے لیے ہمیشہ تیار ہیں۔" وزیر دفاع نے ہندستانی بحریہ کی تعریف کی کہ اس نے روک تھام کی ایسی پوزیشن قائم کی جو پاکستان کو بندرگاہ یا اپنی ساحلی حدود کے قریب رہنے پر مجبور کر دیا، اور اس آپریشن کے دوران بحریہ کی آپریشنل تیاری، پیشہ ورانہ صلاحیت اور طاقت کا عالمی سطح پر مشاہدہ کیا گیا۔ انہوں نے ہندستانی بحریہ کی انڈین اوشن ریجن (آئی او آر) میں موجودگی کو "دوست ممالک کے لیے اطمینان" اور "ان کے لیے تکلیف دہ قرار دیا جو خطے کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں"۔ وزیرِ دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا "انڈین اوشن ریجن (آئی او آر) آج معاصر جیوپولیٹکس کا مرکز بن چکا ہے۔ یہ اب صرف غیر فعال علاقہ نہیں رہا بلکہ مقابلہ اور تعاون کا میدان بن گیا ہے۔ ہندستانی بحریہ نے اپنی کثیر جہتی صلاحیتوں کے ذریعے خطے میں قیادت کا کردار ادا کیا ہے۔ گزشتہ چھ ماہ کے دوران، ہمارے جہاز، آبدوزیں اور بحریہ کے طیارے بے مثال پیمانے پر تعینات کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری بحریہ نے تقریباً 335 تجارتی جہازوں کو محفوظ گزرگاہ فراہم کی ہے، جس میں تقریباً 2.1 ملین میٹرک ٹن مال اور 6.5 ارب ڈالر کی تجارتی مالیت شامل ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندستان اب عالمی بحری معیشت میں ایک معتبر اور اہل شریک کار بن گیا ہے۔" وزیرِ دفاع نے خود انحصار بحریہ کو ایک پر اعتماد اور طاقتور قوم کی بنیاد قرار دیتے ہوئے ہندستانی بحریہ کی تعریف کی کہ اس نے ملک ہی میں تیار کئے گئے آلات کے ذریعے اپنی

صلاحیتوں میں اضافہ کیا ہے اور 'آتم نربھر بھارت' کا علم بردار بن کر ابھرا ہے۔ "گزشتہ دس سال میں بحریہ کے تقریباً 67 فیصد سرمایہ کاری کے معاہدے ہندستانی صنعتوں کے ساتھ ہوئے ہیں۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ ہم اب صرف درآمدات پر منحصر نہیں ہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں (ایم ایس ایم ایز) اور اسٹارٹ اپس پر انحصار کرتے ہیں۔ فی الحال، ہندستانی بحریہ 194 اختراعی اور ملکی ساختہ منصوبوں پر کام کر رہی ہے جو ایس پی آر آئی این ٹی، ٹی ڈی ایف، آئی ڈی ای ایکس اور میک این انڈیا کے تحت ہیں۔ ان اقدامات نے نہ صرف بحریہ کو تکنیکی طور پر خود مختار بنایا ہے بلکہ نجی صنعتوں اور نوجوان مخترعین کو بھی اس مشن کا حصہ بنایا ہے۔" وزیرِ دفاع نے موجودہ دور کی جنگوں کو ٹیکنالوجی اور انٹیلی جنس پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت دفاع کے شعبے میں خود کفالت، ملکی اختراع اور جدید ترین ٹیکنالوجیز پر زیادہ توجہ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا "بحری تیاری اب صرف جہازوں یا آبدوزوں تک محدود نہیں رہی، بلکہ یہ ٹیکنالوجی پر مبنی، نیٹ ورک سینٹرک، اور خودکار نظاموں پر منحصر ہے۔ ہمیں اپنے دشمنوں کی جدید ٹیکنالوجیز سے خود کو محفوظ رکھنا ہے اور ساتھ ہی اپنی صلاحیتوں کو ان شعبوں میں بڑھانا ہے۔ ہمارے پاس صلاحیتیں اور قابلیت موجود ہیں۔ ہم اپنا سامان اپنی زمین پر ہی تیار کر رہے ہیں۔" وزیرِ دفاع نے اس بات کی تعریف کی کہ آتم نربھر بھارت کے تحت ہندستانی بحریہ نہ صرف دفاعی پیداوار میں مصروف ہے بلکہ قومی تعمیر میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔ "آج ہماری بحریہ ملک کی خود انحصاری، جدت اور صنعتی ترقی میں پیش پیش ہے۔ ہر جہاز اور آبدوزوں کے بننے کے ساتھ ایک نئی ملازمت پیدا ہوتی ہے؛ ہر انجن کے ساتھ ایک نئی مہارت فروغ پاتی ہے اور ہر ملکی ساختہ نظام کے ساتھ بھارت کی بیرونی انحصار کم ہو رہا ہے۔ پروجیکٹ 17 اے کے جہاز، جن میں 75 فیصد سے زیادہ ملکی مواد استعمال ہوتا ہے، ایم ڈی ایل اور جی آر ایس ای جیسے شپ یارڈز میں تقریباً 27.1 لاکھ ملازمتیں تشکیل دے چکے ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہر بحریہ کا منصوبہ نہ صرف سلامتی سے منسلک ہے بلکہ معیشت اور نوجوانوں کی روزگار کے لیے بھی اہم ہے۔" ہندستانی بحریہ کے ایم ایس ایم ایز (چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار) اور چھوٹے شپ یارڈز کے ساتھ تعاون میں نمایاں اضافے کا ذکر کرتے ہوئے وزیرِ دفاع نے کہا کہ حال ہی میں تقریباً 315 کروڑ روپے مالیت کے معاہدے یارڈ کرافٹس کی تعمیر کے لیے دیے گئے ہیں، جو "ووکل فار لوکل" وژن کی جانب ایک بڑا قدم ہے۔ انہوں نے مزید کہا "بحریہ نے اپنی فضائی شعبے میں خود انحصاری کے لیے کئی نئی ایجادات کی ہیں۔ ایسے پروجیکٹس جیسے کہ ملٹی رول میری ٹائم ریکانیسنس ایئر کرافٹ، یوٹیلیٹی ہیلی کاپٹرز، ٹوئن انجن ڈیک فائٹرز، اور نیول شپ بورن ان مینڈ ایئریل سسٹمز نے ہماری ملکی فضائی صنعت کو نئی سمت دی ہے۔ یہ نہ صرف اہم صلاحیتوں کے خلا کو پر کر رہے ہیں بلکہ خود انحصاری کو بھی مضبوط بنا رہے ہیں۔" وزیرِ دفاع نے موجودہ دور کی جنگوں سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی بنانے اور جدید ترین آلات کے حصول دونوں پر برابر زور دیا۔ انہوں نے کہا "کوئی بھی قوم صرف آلات اور جنگی جہازوں سے جنگ نہیں جیت سکتی۔ ٹیکنالوجی ہمیں برتری دیتی ہے، لیکن جغرافیہ، فریب دہی، وقت کا تعین اور انسانی فیصلے کو ہمیشہ حکمت عملی کے دائرے میں شامل کرنا چاہیے۔ بیڑے کا حجم اور جدید کاری اہم ہے،

امریندر پانڈے سیاسی پچ پر چھکا مارنے کے لیے بے تاب، جب کہ وزیر تعلیم سنیل کمار دوسری جیت کے لیے پرامید

پٹنہ، 23 اکتوبر (یو این آئی) گوپال گنج ضلع میں 6 نومبر کو ہونے والے بہار اسمبلی انتخابات کے پہلے مرحلے میں جہاں جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے قدآور رہنما امریندر پانڈے سیاسی میدان میں چھکا مارنے کے لیے بے تاب ہیں، وہیں وزیر تعلیم سنیل کمار دوسری جیت کی امید کر رہے ہیں، اور رام سیوک سنگھ پانچویں بار جیت کا پرچم لہرانے کے لیے بے چین ہیں۔ ضلع گوپال گنج میں چھ اسمبلی حلقے ہیں۔ 2020 کے انتخابات میں نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کو برتری حاصل ہوئی تھی۔ این ڈی اے کو چار سیٹیں ملی تھیں: برولی، گوپال گنج، کچائی کوٹ، اور بھورے (محفوظ)، جبکہ گرانڈ الائنس نے دو سیٹوں پر جیت درج کی تھی: بیکنٹھ پور اور ہتھوا۔ کچائی کوٹ سیٹ پر جنتا دل یونائیٹڈ (جے ڈی یو) کے ایم ایل اے امریندر پانڈے چھکا لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ گرانڈ الائنس کی اتحادی کانگریس نے ہری نارائن سنگھ کو ان کی جیت کا سلسلہ روکنے کے لیے میدان میں اتارا ہے۔ ایم ایل اے امریندر پانڈے نے بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے ٹکٹ پر فروری 2005 اور اکتوبر 2005 میں کٹیا اسمبلی سیٹ پر جیت درج کی تھی۔ نئی حد بندی کے بعد کٹیا سیٹ کو کچائی کوٹ سیٹ سے بدل دیا گیا، جہاں مسٹر امریندر پانڈے نے 2010، 2015 اور 2020 میں جے ڈی یو کے ٹکٹ پر لگاتار تین بار جیت حاصل کی۔ اس مرتبہ اس سیٹ پر سات امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں۔ جے ڈی یو کے امیدوار اور سابق وزیر رام سیوک سنگھ ہتھوا میں پانچویں بار جیت کے لیے میدان میں ہیں، جب کہ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ایم ایل اے راجیش کمار سنگھ دوسری جیت کی امید کر رہے ہیں۔ 2020 کے انتخابات میں بہار حکومت کے اس وقت کے سماجی بہبود کے وزیر اور ہتھوا سیٹ سے جے ڈی یو کے اس وقت کے ایم ایل اے رام سیوک سنگھ کو آر جے ڈی کے راجیش کمار سنگھ نے شکست دی تھی۔ اس بار بھی جے ڈی یو اور آر جے ڈی کے دونوں امیدوار آمنے سامنے ہیں۔ رام سیوک سنگھ اس سے پہلے فروری 2005 اور اکتوبر 2005 میں میرگنج اسمبلی سیٹ سے جیتے تھے۔ نئی حد بندی کے بعد میرگنج کی جگہ ہتھوا سیٹ بنائی گئی۔ رام سیوک سنگھ نے 2010 اور 2015 میں ہتھوا سیٹ سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اس سیٹ کے لیے دس امیدوار میدان میں ہیں۔ بھورے (ایس سی) سیٹ پر وزیر تعلیم اور جے ڈی یو کے امیدوار سنیل کمار دوسری مدت کے لیے امیدوار ہیں۔ گرانڈ الائنس کی اتحادی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسی-لینن) نے دھننجے کو میدان میں اتارا ہے، جبکہ جن سوراج کی امیدوار پریتی کنر مقابلے کو سہ رخی بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ بھورے (ایس سی) سیٹ پر سابق وزیر چندریکا رام اور ان کے خاندان کا دبدبہ رہا ہے۔ چندریکا رام نے 1957 میں سیٹ جیتی تھی۔ چندریکا رام کے بیٹے، انل کمار نے فروری 2005، اکتوبر 2005، اور 2015 میں کامیابی حاصل کی۔ 2020 میں، گرانڈ الائنس کے سیٹوں کی تقسیم کے ضمن میں، سی پی آئی-ایم ایل کو یہ سیٹ ملی تھی۔ اس دوران کانگریس کے سابق ایم ایل اے انیل کمار کو ٹکٹ دینے سے انکار کر دیا گیا۔ سابق وزیر کے بیٹے اور آنجہانی ایم ایل اے انیل کمار کے بھائی، سابق انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) افسر سنیل کمار نے جے ڈی یو کے ٹکٹ پر اس سیٹ پر انتخاب لڑا اور جیت درج کی۔ سنیل کمار بعد میں نتیش کمار کی حکومت میں وزیر تعلیم بنے۔ اس نشست پر پانچ امیدوار میدان میں ہیں۔ بیکنٹھ پور سے آر جے ڈی کے امیدوار اور آنجہانی ایم ایل اے دیودت پرساد کے بیٹے پریم شنکر پرساد اس حلقے میں دوسری مدت کے لیے امیدوار ہیں، جب کہ بی جے پی نے متھلیش تیواری کو میدان میں اتارا ہے۔ 2020 کے انتخابات میں، آر جے ڈی کے پریم شنکر پرساد نے بی جے پی کے ایم ایل اے متھلیش تیواری کو شکست دی تھی۔

سرسید کا مشن ابھی نامکمل، مسلم بچوں میں ترکِ تعلیم کی شرح اب بھی بلند: اقرا حسن

دوحہ، 23 اکتوبر (یو این آئی) علیگڑھ مسلم یونیورسٹی الومنائی ایسوسی ایشن قطر (اے ایم یو اے اے کیو) نے سرسید احمد خان کی خدمات اور تعلیمی مشن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے گزشتہ دنوں سرسید ڈے دوحہ میں شاندار طریقے سے منایا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی محترمہ اقرا حسن چودھری، رکن پارلیمنٹ (ہند) نے اپنی پُراثر تقریر میں کہا کہ

سرسید کا مشن ابھی نامکمل ہے، کیونکہ مسلم بچوں میں ترکِ تعلیم کی شرح اب بھی زیادہ ہے۔ انہوں نے علیگ برادری سے اپیل کی کہ وہ پسماندہ بچوں کی تعلیم کی ذمہ داری اٹھائیں۔ جبکہ ہندوستان کے سفیر برائے قطر عزت مآب وپل نے صدارت کرتے ہوئے کہا کہ سرسید احمد خان کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ علیگ برادری قطر میں اپنے علم و خدمت سے بھارت اور قطر کے تعلقات کو مضبوط بنا رہی ہے۔ ڈاکٹر ندیم ظفر جیلانی، صدر اے ایم یو اے اے کیو نے اپنے خطاب میں سرسید احمد خان کے مشن کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا اور ایسوسی ایشن کی سال بھر کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ جاوید احمد، چیئرمین اے ایم یو اے اے کیو نے اتحاد و تعاون کے جذبے کو "One Dream,Team One" کے نعرے سے تعبیر کیا۔ تقریب میں سرسید احمد خان کے تمام مکتوبات و تحریروں پر مشتمل 20 جلدوں کے مجموعے کی رونمائی بھی کی گئی، جسے ڈاکٹر عطا خورشید نے مرتب اور عاطف حنیف نے شائع کیا۔ اسی موقع پر عاطف حنیف کی نئی کتاب کا بھی بین الاقوامی اجرا ہوا، اور انہیں "علیگرین آف دی ایئر" ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ایسوسی ایشن نے اپنا پہلا سالانہ سووینیر "ہِر علیگڑھ" بھی جاری کیا، جس کی تدوین ممنون احمد بنگش نے کی۔ تقریب میں علیگڑھ ترانہ کی نئی ویڈیو بھی پیش کی گئی، جسے جناب فیروز خان نے تیار کیا۔ دیگر معزز مہمانوں میں امتیاز انور صدیقی، پروفیسر انور رضوی، ڈاکٹر عطا خورشید اور عاطف حنیف شامل تھے۔ سالانہ ایوارڈز میں انجو شرما (میڈیا پرسنالٹی)، پروفیسر انور رضوی (تعلیم)، جناب پی۔ حامد (سماجی خدمت)، اور ڈاکٹر ندیم جیلانی و محترمہ غزالہ یاسمین (بہترین والدین) کو اعزازات دیے گئے۔ تقریب کا اختتام قطر و ہندوستان کے قومی ترانوں اور علیگڑھ ترانہ کی پیشکش سے ہوا۔ مشاعرہ کا اہتمام کیا گیا جس میں عتیق انظر، احمد اشفاق، شمع پروین صدیقی، اشفاق دیشمکھ، ندیم جیلانی دانش اور ممنون احمد بنگش نے کلام سنایا۔ تقریب کے کامیاب انعقاد پر لیڈیز ونگ اے ایم یو اے اے کیو کو خصوصی خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ تنظیم کے نائب صدر انجینئر فیصل نسیم نے مہمانوں، اسپانسرس اور جن ممبران کا شکریہ ادا کیا ان میں فرمان خان، ممنون احمد بنگش، فرخ علی فاروقی، صائمہ شہاب الدین، ڈاکٹر انتخاب عالم، ڈاکٹر عمران ممتاز، عماد الدین احمد، سید شہاب الدین، شیخ تنویر احمد، الطاف گوہر کے نام قابل ذکر ہیں۔

شعبہ اسلامک اسٹڈیز - جامعہ کی فکری روایت کا چراغِ راہ: پروفیسر نیلوفر افضل

صدائے جوہر کا خصوصی شمارہ جامعہ کی فکری تاریخ، علمی میراث اور قائدانہ بصیرت کا آئینہ دار: پروفیسر اقتدار محمد خان

بزم طلبہ کے زیر اہتمام استقبالیہ تقریب کا انعقاد اور صدائے جوہر کا اجراء

(نئی دہلی) پریس ریلیز "شعبہ اسلامک اسٹڈیز بلاشبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی روح، شناخت اور اس کی فکری اساس کا حقیقی مظہر ہے اور اس کے طلبہ نہ صرف جامعہ کے علمی ورثے کے امین ہیں، بلکہ اس کے روشن مستقبل کے معمار بھی ہیں۔ یہ شعبہ ابتداء ہی سے اس عظیم مشن کا ایک ایسا چراغِ راہ رہا ہے، جس نے ہمیشہ فکر و عمل، عقل و وجدان اور روایت و تجدید کے درمیان متوازن ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔" ان خیالات کا اظہار مہمان خصوصی پروفیسر نیلوفر افضل، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے بزم طلبہ کے زیر اہتمام ایم اے اور بی اے کے نئے طلبہ و طالبات کے لیے منعقد استقبالیہ تقریب میں کیا۔ پروفیسر موصوفہ نے اس موقع پر بزم طلبہ کے ترجمان "صدائے جوہر" کے خصوصی شمارے بہ موضوع "شیوخ الجامعہ کی خدمات" کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مجلہ کا نام ایک ایسی شخصیت -مولانا محمد علی جوہر- سے منسوب ہے جس نے برصغیر کی فکری تاریخ پر انمٹ نقوش مرتب کیے ہیں اور ان کی جرأت مندانہ و ایمانی بصیرت آج بھی ہمیں یہ عملی سبق دیتی ہے کہ تعلیم محض علم حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ ضمیر کی بیداری، کردار سازی اور انسانیت کی خدمت کا نام ہے۔ پروفیسر اقتدار محمد خان، صدر بزم طلبہ و شعبہ اسلامک اسٹڈیز نے فرمایا کہ صدائے جوہر کا خصوصی شمارہ جامعہ کی فکری تاریخ، علمی میراث اور قائدانہ بصیرت کا آئینہ دار ہے۔ یہ ایک ایسی فکری دستاویز ہے جو ان شخصیات کے عزم و ایثار، جرأت و بصیرت اور علمی خدمات کے امتزاج کو خراج تحسین پیش کرتی ہے جنھوں نے جامعہ کے وقار کو ہمیشہ قائم و دائم رکھا اور اس کے تشخص کو استحکام بخشا۔ پروفیسر سید شاہد علی، سابق صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز نے کہا کہ علم اور عمل کی ہم آہنگی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اور یہ دور ہم سے علم کے عملی اطلاق اور اخلاقی تشکیل پر توجہ دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ بزم طلبہ کے مشیر ڈاکٹر خورشید آفاق نے بزم طلبہ کے اراکین کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ وسائل کی کمی کے باوجود اتنے کام یاب پروگرام کا انعقاد ان کی محنت اور تنظیمی صلاحیت کا مظہر ہے۔ صدائے جوہر کا خصوصی شمارہ محمد شہنواز، چیف ایڈیٹر، صدائے جوہر اور ان کی ٹیم کی کوششوں سے منظر عام پر آیا۔ پروگرام کا آغاز شعبہ کے طالب علم معاذ شاہد کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ خطبہ استقبالیہ توقیر علی، نائب صدر بزم طلبہ نے اور بزم طلبہ کے سالانہ عزائم جنرل سکریٹری خدیجہ نے پیش کیے۔ محمد ذیشان، بلال احمد، فاطمہ خانم اور شمع خان نے نعت، غزل اور نظم سے سامعین کو محظوظ کیا۔ ایم اے سال اول سے محمد گلفام اور تشبیہ خان، بی اے سال اول سے محمد عثمان اور سدرہ امسال کے مسٹر فریشر اور مس فریشر قرار پائے۔ حکم کے فرائض ڈاکٹر محمد خالد خان اور ڈاکٹر انیس الرحمان نے انجام دیے۔ نظامت اسامہ واثق، صائمہ ناز، نجیب الرحمن، منزہ ناز، عروج فاطمہ اور خوش گفتار پروین نے کی۔ کلمات تشکر بزم طلبہ کے جوائنٹ سکریٹری محمد عمر خان اور اقراء سیفی نے پیش کیا اور فوٹوگرافی ہارون نے کی۔ اس موقع پر شعبہ کے جملہ اساتذہ، ریسرچ اسکالرز، ایم اے اور بی اے کے طلبہ و طالبات کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ پروگرام کو کام یاب بنانے میں محمد اسحق، مصعب، عاصم، کیفی، شمس الدین، زوہیب، ثمن کوثر اور صبیحہ وغیرہ کا اہم کردار رہا۔

عمر عبداللہ سرکار کے 375 دن بیت گئے، لیکن منشور کا ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا: ترون چگ

سری نگر، 23 اکتوبر (یو این آئی) بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ترون چگ کا کہنا ہے کہ جموں و کشمیر میں عمر عبداللہ سرکار کے 375 دن پورے ہوئے لیکن انہوں نے اب تک اپنے منشور کا ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: عمر سرکار کا 20 فیصد وقت گذر گیا اب بھی وہ ترقیاتی کام نہیں کرے گی تو پھر کب کرے گی۔ ان خیالات کا اظہار مسٹر ترون چگ نے جمعرات کو وسطی ضلع بڈگام میں پارٹی کے ایک جلسے کے موقع پر نامہ نگاروں کے ساتھ بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: عمر عبداللہ نے بڈگام کے عوام کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور اب وہ بی جے پی کے امیدوار آغا محسن کو ووٹ دے کر اس کا جواب دیں گے۔ عمر عبداللہ کی طرف مخاطب ہو کر ان کا کہنا تھا: میں عمر عبداللہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی سرکار کے 375 دن مکمل ہو گئے لیکن ابھی تک آپ نے اپنے منشور کا ایک وعدہ بھی پورا نہیں کیا۔ مسٹر چگ نے کہا: عمر عبداللہ جھوٹ بولتے ہیں کہ ایل جی سرکار انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی ہے، پولیس کے سوا تمام محکمے ان کے پاس ہیں، انہوں نے ایوان میں ترقیاتی کام کرنے کا کون سا ایسا فیصلہ کیا جس کو روکا گیا۔ انہوں نے کہا: جو لال بتی والی گاڑیاں عمر عبداللہ کے وزراء کے پاس ہیں وہ انہیں عوام نے ترقی کے لئے دی ہیں۔

مضمون نویسی مقابلہ برائے خواتین

جماعتِ اسلامی ہند، ممبئی میٹرو دارالقرآن اکیڈمی کی جانب سے خواتین کے لیے ایک بہترین مضمون نویسی مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس کا موضوع: "وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر" رکھا گیا ہے۔ یہ مقابلہ صرف ممبئی کی خواتین کے لیے مخصوص ہے۔ شرکت کنندگان اپنی تحریر اردو، رومن اردو یا ہندی میں لکھ سکتی ہیں۔ مضمون کی طوالت تقریباً 1000 الفاظ پر مشتمل ہو۔ تحریر کے دائیں اوپری کونے میں اپنا پورا نام، مقام اور رابطہ نمبر ضرور درج کریں۔ نمایاں مضامین کو پہلا، دوسرا، تیسرا اور ترغیبی (Consolation) انعام دیا جائے گا۔ تمام شرکاء کو شرکت کا سرٹیفکیٹ (Certificate of Participation) بھی دیا جائے گا۔ تحریریں ارسال کرنے کی آخری تاریخ 31 اکتوبر 2025 شام 6 بجے تک ہے۔ اپنی تحریر واٹس ایپ نمبر +8898559519 پر ارسال کریں۔ انعامات کی تقسیم "بزمِ مصحف" کی پُروقار تقریب میں عمل میں آئے گی۔ مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں: دارالقرآن اکیڈمی، جماعتِ اسلامی ہند ممبئی میٹرو حمیرا بیگ 8898559519

ہندوستان اور بھوٹان سرحدی علاقوں میں سلامتی اور خوشحالی کے لیے مل کر کام کریں گے

نئی دہلی، 23 اکتوبر (یو این آئی) ہندوستان اور بھوٹان نے سرحدی علاقوں میں سلامتی اور خوشحالی کے لیے مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ یہ سمجھوتہ بھوٹان کے دارالحکومت تھمپو میں دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی انتظام اور سلامتی سے متعلق 14 ویں ہندوستان بھوٹان میٹنگ میں طے پایا۔ گزشتہ ہفتے ہونے والی میٹنگ میں ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت داخلہ کے بارڈر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سکریٹری ڈاکٹر راجندر کمار نے کی، جبکہ بھوٹانی وفد کی قیادت وزارت داخلہ کی سکریٹری سونم وانگیل نے کی۔ میٹنگ میں دونوں اطراف نے دوطرفہ سیکورٹی تعاون اور بارڈر مینجمنٹ سے متعلق امور کا جائزہ لیا، جیسے کہ موبائل سگنل سپل اوور، مربوط چیک پوائنٹس کے لیے مستقبل کے فریم ورک، سرحدی ستونوں کی دیکھ بھال، اور سرحد پار نقل و حرکت۔ انہوں نے بھوٹانی پولیس کی استعداد کار بڑھانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں وفود نے خوشگوار اور تعمیری بات چیت پر اطمینان کا اظہار کیا اور ایک محفوظ اور خوشحال سرحدی علاقے کو یقینی بنانے کے لیے مل کر کام کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ دونوں ممالک نے اپنی مضبوط دوستی کا اعادہ کیا اور روایتی اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کا عزم کیا۔ مشترکہ جغرافیہ، ثقافت اور عوام سے عوام کے تعلقات پر مبنی ان کی پائیدار شراکت داری علاقائی تعاون کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اس قسم کی آخری ملاقات 2019 میں ہوئی تھی۔ ہندوستانی وفد میں بارڈر سیکورٹی فورس، انڈین لینڈ پورٹس اتھارٹی، محکمہ ٹیلی کمیونیکیشن، نارکوٹکس کنٹرول بیورو، سروے آف انڈیا اور کسٹمز کے حکام کے علاوہ آسام، مغربی بنگال، سکم اور اروناچل پردیش کے نمائندے شامل تھے۔

بھیونڈی میں پولیس یومِ شہداء کے موقع پر اسلحہ نمائش اور اتحاد دوڑ کا انعقاد

بھیونڈی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے نظام پورہ پولیس اسٹیشن اور بھیونڈی شہر پولیس اسٹیشن کے اشتراک سے پولیس یوم شہداء کے موقع پر اسلحہ نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح قومی اتحاد کے دن کے موقع پر بھیونڈی کے ورالا دیوی گھاٹ سے "اتحاد دوڑ" کا بھی انعقاد کیا گیا۔ قومی اتحاد کے دن کے موقع پر بدھ (22 اکتوبر) کو شہر کے کامتگھر علاقے میں "اتحاد دوڑ" منعقد کی گئی۔ یہ دوڑ ورالا دیوی گھاٹ سے شروع ہو کر کامتگھر گھاٹ، فینے گھاٹ، کمشنر بنگلہ، ورالا دیوی مندر سمیت ورالا دیوی تالاب کے اطراف چکر لگا کر اختتام پذیر ہوئی۔ اس اتحاد دوڑ میں پولیس افسران و ملازمین کے علاوہ شہر کے شہری، پولیس دوست اور دیگر تقریباً 150 تا 200 افراد شریک ہوئے۔ دوڑ میں آرین راجیش گپتا (عمر 23 سال) اول مقام پر رہے، جب کہ کرشنا سمت سنگھ (18) اور وجے مانسنگھ چوہان (22) کو تعریفی اسناد پیش کر کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اسی طرح منگل (21 اکتوبر) کو پولیس یوم شہداء اور قومی اتحاد کے دن کے موقع پر نظام پورہ پولیس اسٹیشن اور بھیونڈی شہر پولیس اسٹیشن کی جانب سے بھیونڈی کے شہریوں اور امن کمیٹی کے اراکین کے لیے نظام پورہ پولیس اسٹیشن میں اسلحہ نمائش پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بھیونڈی شہر پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر کرشن دیوکھرادے، نظام پورہ پولیس اسٹیشن کے سینئر پی آئی وشواس ڈاگلے سمیت متعدد پولیس افسران و اہلکار، امن کمیٹی کے اراکین اور طلبہ موجود تھے۔

نمک حرام کون: بھارتی ٹیکس دہندگان یا نفرت کے سوداگر؟

ازقلم: اسماء جبین فلک

(اسسٹنٹ پروفیسر، یشونت راؤ چوان آرٹس وسائنس مہاودیالیہ، منگرول پیر، ضلع واشم، مہاراشٹر)

جب لفظوں میں زہر گھولا جائے تو وہ محض جملے نہیں رہتے، خنجر بن جاتے ہیں، جو کسی قوم کی روح کو چھلنی کر دیتے ہیں۔ بہار کی انتخابی ریلی میں مرکزی وزیر گری راج سنگھ کی زبان سے نکلا ہر لفظ دراصل اس جمہوری عمارت کی بنیادوں میں ایک شگاف تھا، جسے بنانے میں نسلوں کا خون پسینہ صرف ہوا تھا۔ نمک حرام یہ دو لفظ جب کروڑوں مسلمانوں کے ماتھے پر چسپاں کیے گئے، تو گویا بھارت کے آئینی وقار کو علی الاعلان نیلام کر دیا گیا۔ یہ محض ایک سیاسی رہنما کی بدزبانی و بد تمیزی نہیں تھی، بلکہ یہ اس تباہ کن منصوبے کی ایک اور سیاہ قسط تھی جس میں نفرت کو ایندھن اور تقسیم کو حکمت عملی بنا کر اقتدار کے تخت پر قابض رہنے کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ جس منبر سے عوام کی خدمت اور بھائی چارے کا اعلان ہونا چاہیے تھا، وہاں سے فرقہ واریت کی آگ بھڑکائی گئی۔ یہ اس اخلاقی دیوالیہ پن کا کھلا اعلان تھا جہاں اقتدار کی ہوس، نفرت کو جواز اور تعصب کو حب الوطنی کا درجہ عطا کر دیتی ہے۔ یہ آواز گری راج سنگھ کی نہیں، بلکہ اس گہری اور تاریک سرنگ کی تھی جس میں آج کا بھارت تیزی سے دھکیلا جا رہا ہے؛ ایک ایسی سرنگ جس کے دہانے پر سب کا ساتھ، سب کا وکاس کا کھوکھلا چراغ کنارے پر ٹمٹما رہا ہے اور جس کی تہہ میں آر ایس ایس کے ہندو راشٹر کا بھیانک اندھیرا ہے۔ یہ وہ لمحہ تھا جب بھارت نے دیکھ لیا کہ اس کے حکمران اپنے ہی عوام کو دشمن سمجھتے ہیں، اور ان کی سیاست کی بنیاد محبت پر نہیں، نفرت کے دلدل پر کھڑی ہوئی ہے۔ گری راج سنگھ تو محض ایک مہرہ ہیں، ایک کٹھ پتلی جس کی ڈوریاں ان ہاتھوں میں ہیں جو اس ملک کے سماجی تانے بانے کو ادھیڑ کر اقتدار کی بساط پر اپنی جیت یقینی بنانا چاہتے ہیں۔ ان کا بیان کوئی اتفاقی لغزش نہیں، بلکہ ایک دہائی سے جاری اس منظم مہم کی تازہ ترین قسط ہے جس کا مقصد ہندو مسلم خلیج کو اتنا گہرا کر دینا ہے کہ اس پر صرف نفرت کے پُل ہی تعمیر کیے جا سکیں۔ جب وہ مجمع سے نمک حَرام کے نعرے لگواتے ہیں تو درحقیقت وہ اس بات کا جشن منا رہے ہوتے ہیں کہ انہوں نے کامیابی سے ایک پورے طبقے کو شک اور نفرت کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ یہ بے شرمی اس وقت اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے جب ملک کا وزیر اعظم، جو خود کو 140 کروڑ بھارتیوں کا نمائندہ کہتا ہے، اس زہر افشانی پر ایک پراسرار اور مجرمانہ خاموشی اختیار کر لیتا ہے۔ یہ خاموشی کوئی عام سکوت نہیں، یہ اس شراکتِ جرم کا اعتراف ہے جو سیاسی مفاد کی خاطر آئین کی روح کو پامال کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اگر واقعی یہ حکومت دستور کے ہر شہری کو مساوی سمجھتی تو گری راج سنگھ جیسے فرنج عناصر کابینہ میں نہیں، بلکہ تاریخ کے کوڑے دان یا سلاخوں کے پیچھے میں ہوتے۔

یہاں ایک لمحے کے لیے رک کر گری راج سنگھ کے منطقی دیوالیہ پن پر غور کیجیے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جو سرکاری منصوبوں سے فائدہ اٹھا کر بی جے پی کو ووٹ نہیں دیتا، وہ نمک حَرام ہے۔ اس پیمانے پر تو بھارت کے 64 فیصد عوام، جنہوں نے گزشتہ انتخابات میں بی جے پی کے خلاف ووٹ دیا تھا، نمک حَرام کی صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیا وہ کروڑوں ہندو، سکھ، دلت، قبائلی اور دیگر طبقات جو اپنی سیاسی بصیرت کی بنا پر مودی حکومت کی پالیسیوں سے اختلاف کرتے ہیں، وہ بھی غدار ہیں؟ یہ سوچ نہ صرف جمہوری اقدار کی توہین ہے بلکہ اس جاگیردارانہ ذہنیت کی عکاس ہے جہاں حکمران خود کو مالک اور عوام کو اپنی رعایا سمجھتے ہیں۔ جمہوریت خیرات کا نام نہیں، یہ حق کی بنیاد پر استوار ایک معاہدہ ہے۔ حکومت عوام پر کوئی احسان نہیں کرتی، وہ عوام کے ٹیکسوں سے چلتی ہے اور ان کی خدمت پر مامور ہے۔ اور یہیں اس المیے کا سب سے تلخ اور شرمناک پہلو سامنے آتا ہے۔ جن مسلمانوں کو آج نمک حَرام کہا جا رہا ہے، وہ اسی ملک کے وفادار شہری ہیں جو ہر روز اپنی محنت سے اس کی معیشت میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ ان کے ٹیکس کا پیسہ قومی خزانے میں جاتا ہے، اور اسی خزانے سے گری راج سنگھ جیسے وزراء کی تنخواہیں، مراعات اور پُرتعیش زندگیاں رواں دواں ہیں۔ یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ عوام کے خون پسینے کی کمائی پر پلنے والے ہی ان کو غداری کے طعنے دے رہے ہیں؟ اصل نمک حَرامی یہ نہیں کہ کوئی شہری اپنی آزاد مرضی سے ووٹ دے، اصل نمک حَرامی یہ ہے کہ آپ عوام کے دیے ہوئے مینڈیٹ اور ان کے پیسوں کا نمک کھا کر انہی کے وجود کو گالی دیں۔ یہ توہین کی وہ انتہا ہے جہاں مظلوم کو ہی ظالم اور وفادار کو ہی غدار قرار دے دیا جاتا ہے۔ یہ بیان دراصل گری راج سنگھ اور ان کی جماعت کے ماتھے پر کلنک کا وہ ٹیکہ ہے جسے تاریخ کبھی مٹا نہیں سکے گی۔ اس پورے منظر نامے میں سب سے زیادہ تکلیف دہ کردار ان اداروں کا ہے جنہیں جمہوریت کا محافظ سمجھا جاتا تھا۔ کہاں ہے وہ عدلیہ جو از خود نوٹس لینے کی طاقت رکھتی ہے؟ کہاں ہے وہ الیکشن کمیشن جس کی ذمہ داری انتخابی ماحول کو نفرت سے پاک رکھنا ہے؟ ایسا لگتا ہے کہ یہ تمام ادارے کسی گہری نیند میں ہیں یا پھر انہوں نے طاقت کے سامنے اپنے ضمیر کا سودا کر لیا ہے۔ ان کی خاموشی نے نفرت کے سوداگروں کے حوصلے اتنے بلند کر دیے ہیں کہ وہ اب کھلے عام آئین کا مذاق اڑاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ یہ ادارہ جاتی تباہی بھارت کو ایک جمہوریہ سے ایک جنگل راج میں تبدیل کر رہی ہے، جہاں قانون کی حکمرانی نہیں، بلکہ طاقتور کی من مانی چلتی ہے۔ اس آگ کو بھڑکانے میں بھارتی میڈیا، جسے جمہوریت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے، نے بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ بیشتر ٹی وی چینلز اور اخبارات آج سچائی کے علمبردار نہیں، بلکہ حکومتی پروپیگنڈے کے بھونپو بن چکے ہیں۔ وہ گری راج سنگھ کے بیان کو متنازع کہہ کر اس کی شدت کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اس کے پیچھے چھپی فسطائی ذہنیت پر بحث کرنے سے کتراتے ہیں۔ شام کے پرائم ٹائم مباحثے علم و دلیل کے مراکز نہیں، بلکہ نفرت کے اکھاڑے بن چکے ہیں، جہاں اینکر حضرات خود جلتی پر تیل ڈالنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ اس نفرتی صحافت نے عوام کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا ہے اور معاشرے کو اس قدر بے حس بنا دیا ہے کہ اب نفرت انگیز بیانات معمول کی کارروائی لگنے لگے ہیں۔ گری راج سنگھ کی تاریخ ایسے ہی زہریلے بیانات سے بھری پڑی ہے۔ کبھی وہ مسلمانوں کو پاکستان بھیجنے کی دھمکی دیتے ہیں، کبھی کورونا کو مسلم وائرس قرار دیتے ہیں۔ یہ بیانات ان کی شخصیت کا نہیں، بلکہ اس نظریے کا عکس ہیں جو بھارت کو ایک کثیر الثقافتی گلشن کے بجائے ایک ہی رنگ کے خاردار جنگل میں بدلنا چاہتا ہے۔ یہ نظریاتی بانجھ پن آج بھارت کی عالمی ساکھ کو بھی بری طرح مجروح کر رہا ہے۔ وہ ملک جو کبھی گاندھی، نہرو اور ٹیگور کی سرزمین کہلاتا تھا، آج دنیا میں اپنی تنگ نظری اور اقلیتی دشمنی کی وجہ سے جانا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا میں جب یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ بھارت کا ایک مرکزی وزیر اپنے ہی کروڑوں شہریوں کو غدار کہہ رہا ہے، تو دنیا کی نظروں میں اس کا وقار خاک میں مِل جاتا ہے۔ پس، سوال یہ نہیں کہ نمک حرام کون ہے؛ سوال تو یہ ہے کہ دستورِ ہند کی روح کو کون نیلام کر رہا ہے؟ اصل غدار وہ شہری ہرگز نہیں جو اپنے جمہوری حق کی طاقت سے کسی جماعت کو مسترد کر دے، بلکہ حقیقی غدار وہ ہیں جو آئین سے وفاداری کا مقدس حلف اٹھا کر، اسی کی جڑوں پر مسلسل تیشہ چلاتے ہیں۔ اصل نمک حرامی یہ ہے کہ اس سرزمین کی مشترکہ تہذیب اور قوم کے وسائل کا نمک کھا کر، اسی کی رگوں میں فرقہ واریت کا زہر گھولا جائے! آج بھارت ایک ایسے نازک دوراہے پر آ کھڑا ہے، جہاں ایک راستہ آئین کی سربلندی، مساوات اور اخوت کی منزل کو جاتا ہے اور دوسرا راستہ نفرت، تقسیم اور تباہی کی عمیق کھائی میں گرتا ہے۔ گری راج سنگھ اور ان کے سرپرستوں نے تو اپنا راستہ چن لیا ہے، مگر اب فیصلہ بھارتی عوام کے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے نفرت کی اس سیاست کو پاش پاش کر دیں اور آئین کے تقدس کی حفاظت کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں۔

حکومت کسانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے: یوگی

لکھنؤ: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو کہا کہ قدرتی آفات کے مشکل وقت میں ان کی حکومت ہر وقت کسانوں کے ساتھ پوری مضبوطی سے کھڑی ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے سرکاری رہائش گاہ سے پنجاب کے سیلاب متاثرہ کسانوں کی مدد کے لیے گندم کے بیج لے جانے والے امدادی ٹرکوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ دیوالی کا تہوار پورے جوش، جذبے اور پرامن ماحول میں منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تہوار کا اصل لطف اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم کسی مصیبت زدہ کو سہارا دیں اور اس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ اسی جذبے کے ساتھ آج اتر پردیش حکومت پنجاب کے کسانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پنجاب کے کسان اکیلے آفت کا سامنا نہیں کریں گے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں "ڈبل انجن" حکومت یعنی مرکزی اور ریاستی حکومت ہر آفت زدہ شہری کے ساتھ کھڑی ہے۔ چاہے وہ ریلیف میٹریل کی صورت میں مدد ہو، مالی تعاون ہو یا بازآبادکاری کی کوشش۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ "ہم سب مل کر کسانوں کو بااختیار، خود کفیل اور خوشحال بنائیں گے۔" انہوں نے یاد دلایا کہ پنجاب، ہماچل پردیش اور اتراکھنڈ میں جب سیلاب آیا تھا، تب اتر پردیش حکومت نے ان ریاستوں کے لیے ریلیف میٹریل اور مالی امداد روانہ کیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اس بار پنجاب کے کسانوں کے لیے 1000 کوئنٹل گندم کا بیج بھیجا جا رہا ہے، جو "بی بی-327" قسم کا ہے، جسے "کرن شیوانی" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ بیج بیماریوں سے محفوظ، غذائیت سے بھرپور اور صرف 155 دنوں میں تیار ہونے والا ہے، جو تقریباً 80 کوئنٹل فی ہیکٹر تک پیداوار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بیج نہ صرف پنجاب کے کسانوں کے لیے معاون ثابت ہوگا بلکہ اتر پردیش بیج وکاس نگم کی ترقی اور کارکردگی کا مظہر بھی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالا تھا تو یہ ادارہ خسارے میں تھا، لیکن آج یہ 148 کروڑ روپے کے منافع پر چل رہا ہے اور پچھلے ایک سال میں 37 کروڑ روپے کا خالص منافع کما چکا ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ "اگر ادارے ایمانداری اور جذبے کے ساتھ کام کریں تو وہ نہ صرف منافع بخش بن سکتے ہیں بلکہ کسانوں کو خود کفیل بنانے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ بہت جلد لکھنؤ میں سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ کی یاد میں "سیڈ پارک" قائم کیا جائے گا، جس کی تمام تیاریاں مکمل ہیں۔ اس کے علاوہ ریاست میں پانچ دیگر "سیڈ پارک" قائم کرنے کی سمت میں بھی کام تیزی سے جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کسانوں کو اگر بروقت معیاری بیج مل جائیں تو ان کی لاگت گھٹتی ہے اور پیداوار بڑھتی ہے، لیکن اگر بیج ناقص یا تاخیر سے ملیں تو پیداوار میں 30 سے 50 فیصد تک کمی آ سکتی ہے۔ اسی لیے حکومت کی اولین ترجیح ہے کہ کسانوں کو وقت پر اعلیٰ معیار کے بیج دستیاب ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ اتر پردیش کی ملک کی کل زرعی زمین میں صرف 11 فیصد حصے داری ہے، لیکن ریاست ملک کے کل اناج پیداوار میں 21 فیصد حصہ ڈالتی ہے، جو یوپی کے کسانوں کی محنت اور حکومت کی مؤثر پالیسیوں کا ثبوت ہے۔ آخر میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دیوالی کے ساتھ ساتھ پنجاب میں سکھ دھرم کے چھٹے گرو، "شری گرو ہرگوبند جی مہاراج" کی جینتی بھی منائی جا رہی ہے۔ ان کی زندگی خدمت، قربانی اور انسانیت کے پیغام سے بھری ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ جب گرو ہرگوبند جی مہاراج ہرمندر صاحب پہنچے تو ان کے استقبال میں پورے پنجاب میں دیے جلائے گئے تھے بالکل اسی طرح جیسے بھگوان شری رام کے اجودھیا واپس آنے پر دیوالی منائی جاتی ہے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے پنجاب کے تمام بھائیوں اور بہنوں، بالخصوص کسانوں کو دیوالی اور گرو ہرگوبند جی مہاراج کی جینتی کی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ "یہ مقدس موقع ہمارے اندر نئی توانائی، باہمی تعاون اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرے۔"

الیکشن کمیشن نے سیاسی اشتہارات کے لیے

ایم سی ایم سی سے پیشگی اجازت کو لازمی قرار دیا

پٹنہ: الیکشن کمیشن نے بہار اسمبلی انتخابات کے لیے منصفانہ اور شفاف انتخابی عمل کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم ہدایت جاری کرتے ہوئے کسی بھی سیاسی جماعت، امیدوار، تنظیم یا فرد کو انتخابات کے دن اور ایک دن پہلے پرنٹ میڈیا میں کوئی بھی اشتہار میڈیا سرٹیفکیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی (ایم سی ایم سی) کی پیشگی اجازت کے بغیر شائع کرنے کی اجازت نہیں ہوگی یہ پابندی بہار میں دو مرحلوں میں نافذ کی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں جمعرات، 6 نومبر، مقررہ پولنگ کی تاریخ اور اس کے ایک روز قبل بدھ، 5 نومبر کو اشتہارات پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ دوسرے مرحلے میں 11 نومبر مقررہ ووٹنگ کی تاریخ اور اس کے ایک دن پہلے پیر، 10 نومبر کو اشتہارات ممنوع ہوں گے۔ الیکشن کمیشن نے واضح کیا ہے کہ ان مقررہ تاریخوں پر پرنٹ میڈیا میں کوئی بھی سیاسی اشتہارات اس وقت تک شائع کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جب تک کہ اسے ریاست یا ضلع سطح پر تشکیل شدہ ایم سی ایم سی سے پیشگی منظوری نہ ملی ہو۔ ایسے کسی بھی اشتہار کو شائع کرنے کے خواہشمند امیدوار یا جماعتوں کو اشاعت کی مجوزہ تاریخ سے کم از کم دو دن پہلے ایم سی ایم سی پر درخواست دینی ہوگی۔ کمیٹی کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بروقت اشتہارات کا جائزہ لے اور ضرورت کے مطابق پیشگی منظوری دے، جس سے کوئی بھی امیدوار یا پارٹی وقت پر انتخابی مہم چلا سکے۔ الیکشن کمیشن کے اس اقدام کو جھوٹے یا گمراہ کن پروپیگنڈے کو روکنے اور ووٹرز کو حقائق پر مبنی معلومات فراہم کرنے کے لیے ایک اہم اقدام قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ اس بات کو بھی یقینی بنائے گا کہ ووٹنگ سے عین قبل ووٹروں کو متاثر کرنے والی غیر تصدیق شدہ تشہیر سے بچا جا سکے۔ ریاست بھر میں ایم سی ایم سی کمیٹیوں کو فعال کر دیا گیا ہے اور انہیں تمام درخواستوں کی جانچ میں تیزی لانے اور فوری فیصلے کرنے کے لیے مخصوص ہدایات دی گئی ہیں۔

بریلی: تبدیلی مذہب کے الزام میں پادری سمیت تین گرفتار

بریلی: اتر پردیش کے ضلع بریلی کے بارہ دری علاقے میں پولیس نے غیر قانونی طور پر مذہب تبدیلی کرانے والے ایک گروہ کا انکشاف کرتے ہوئے ایک پادری سمیت تین افراد کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق یہ گروہ غریب اور کمزور طبقے کے لوگوں کو لالچ دے کر عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔ پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ یہ سلسلہ کب سے جاری تھا اور اب تک کتنے افراد ان کے جال میں پھنس چکے ہیں۔ تھانہ بارہ دری کے انچارج دھننجے پانڈے نے بتایا کہ سوبھاش نگر کے رہائشی رشبھ ٹھاکر اور نکتیا (تھانہ کینٹ) کے رہائشی نردوش راٹھور نے تحریر دی کہ کچھ عیسائی مشنری سے وابستہ لوگ سپرسٹی علاقے میں کرائے کے مکان میں رہ کر ہندو خواتین اور بچوں کو لالچ دے کر زبردستی مذہب تبدیل کروا رہے ہیں۔ بتایا گیا کہ یہ لوگ اتوار کے روز دعائیہ پروگرام کے نام پر مذہبی اجتماعات کرتے ہیں، جہاں ہندو خواتین اور بچوں کو عیسائی مذہب کے اصول و تعلیمات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ پادری سُمت میسی نے پولیس سے پوچھ گچھ میں تسلیم کیا کہ وہ لوگوں کو عیسائیت کی تعلیم دے رہا تھا۔ رشبھ ٹھاکر اور نردوش راٹھور کی شکایت پر پولیس نے بی این ایس کی دفعہ 299 اور اتر پردیش میں جبر تبدیلی مذہب ایکٹ 2021 کی دفعہ 3 اور 5(1) کے تحت مقدمہ درج کیا۔ ملزمان سُمت میسی، اِمت میسی عرف اکشے میسی اور سرِتا (اہلیہ دیویندر) کو گرفتار کر کے پیر کو جیل بھیج دیا گیا۔ تحقیقات کے دوران پادری سُمت میسی نے انکشاف کیا کہ وہ لوگ غریب، دلت، پسماندہ اور کمزور طبقے کے افراد کو نشانہ بناتے تھے۔ انہیں عیسائی مذہب اختیار کرنے پر آمادہ کرتے اور بہتر علاج، تعلیم اور زندگی کا جھانسہ دیتے تھے۔ اس طرح کئی خواتین اور بچوں کو عیسائیت میں تبدیل کیا گیا۔ تھانہ انچارج دھننجے پانڈے نے بتایا کہ پولیس تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ مذہب تبدیلی سے پہلے یہ لوگ متاثرین کے ذہن پر اثر ڈالتے پھر جادو ٹونا یا ٹوٹکوں کے ذریعے انہیں اپنے قابو میں کرنے کا دعویٰ کرتے۔ اس کے بعد انہیں بائبل اور دیگر عیسائی مذہبی کتابوں کی تعلیم دی جاتی تھی اور رفتہ رفتہ انہیں عیسائی مذہب اختیار کرنے کے لیے تیار کیا جاتا تھا۔

نابالغ لڑکی سے چھیڑ چھاڑ کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاج

بھانگڑ: 10 سالہ نابالغ سے چھیڑ چھاڑ کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور اس الزام کی وجہ سے بھان گڑھ کے ہنگچھ علاقے میں بڑے پیمانے پر کشیدگی پھیل گئی۔ اس کے خلاف مقامی باشندوں نے زبردست احتجاج بھی کیا۔ پولیس کی گاڑی بھی کافی دیر تک رکی رہی۔ اطلاع ملتے ہی بامنگھاٹہ کے پنچایت پردھان کے شوہر اور علاقے کے طاقتور ترنمول لیڈر اشاپدا نسکر موقع پر پہنچ گئے۔ مشتعل ہجوم نے انہیں بھی گھیر لیا اور احتجاج کیا۔ یہ الزام علاقے کے ایک شخص پر لگایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ نابالغ کا پڑوسی ہے۔ مبینہ طور پر جب نابالغ پھول لینے گیا تو اسے پھول اور کھانے کا لالچ دیا گیا۔ پھر وہ آدمی اسے اپنے گھر لے گیا۔ الزام ہے کہ اس کے ساتھ خالی مکان میں چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ رہا ہونے کے بعد، 10 سالہ نابالغ نے گھر واپس آنے پر سب کچھ بیان کیا۔

مدھیہ پردیش بدعنوانی اور مالی بدانتظامی کی وجہ سے پیچھے رہ رہا ہے: کمل ناتھ

بھوپال: کانگریس کے سینئر رہنما اور سابق وزیر اعلیٰ کمل ناتھ نے مدھیہ پردیش میں بی جے پی حکومت پر سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست بدعنوانی اور اقتصادی بدحالی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں بتایا کہ ریاستی حکومت نہ تو اپنے وسائل سے آمدنی کا انتظام کر پا رہی ہے اور نہ ہی وہ مرکزی حکومت سے وہ رقم حاصل کر پا رہی ہے جو ریاست کو موجودہ مالی سال میں مختص کی گئی ہے۔ کمل ناتھ نے کہا کہ مرکزی حکومت نے مدھیہ پردیش کو موجودہ مالی سال میں 44,000 کروڑ روپے دینے تھے، لیکن اب تک صرف 8,000 کروڑ روپے ہی ملے ہیں، جو مقررہ رقم کا تقریباً 18 فیصد ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ جل جیون مشن کے تحت ریاست کو ملنی والی 8,500 کروڑ روپے کی رقم بدعنوانی کی وجہ سے ابھی تک ایک روپیہ بھی نہیں ملی۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پردھان منتری آواس یوجنا اور منریگا جیسی غریب اور پسماندہ طبقات سے متعلق اسکیموں میں بھی ریاست کو منظور شدہ رقم کے مقابلے میں بہت کم پیسہ ملا ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے اپیل کی کہ مالی بدانتظامی پر قابو پایا جائے، بدعنوانی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور عوامی فلاح و بہبود کی اسکیموں کے لیے مقرر رقم بروقت فراہم کی جائے۔ کمل ناتھ نے ایک ٹوئیٹ میں یہ بھی کہا کہ بدعنوانی کی وجہ سے ریاست کی شبیہ اتنی خراب ہوگئی ہے کہ بی جے پی کی مرکزی حکومت، مدھیہ پردیش کی بی جے پی حکومت پر اعتماد نہیں کر پا رہی۔ اور نہ ہی وہ مرکزی حکومت سے وہ رقم حاصل کر پا رہی ہے جو ریاست کو موجودہ مالی سال میں مختص کی گئی ہے۔

بی جے پی لیڈر صرف آر ایس ایس کے حکم پر کام کرتے ہیں: سدارامیا

بنگلورو: کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے منگل کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر سخت حملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ مسٹر آر اشوک اور مسٹر وجیندر ریڈی یورپا سمیت اس کے تمام لیڈر صرف راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی ہدایات پر کام کرتے ہیں۔ مسٹر سدارامیا نے کہا کہ "وہ صرف وہی پڑھتے ہیں جو آر ایس ایس ان کے لیے لکھتا ہے۔ مسٹر اشوک نے خود ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ اگر ہم آر ایس ایس کے احکامات پر عمل نہیں کریں گے تو وہ ہمیں نہیں بخشیں گے۔ چن پیٹ، گاندھی نگر حلقہ میں جدید کاری کے کاموں اور سڑکوں کی مرمت اور سگنلنگ پروجیکٹوں کا افتتاح کرنے کے بعد انہوں نے بی جے پی اور مرکزی حکومت پر بنگلورو کے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ کرناٹک بنگلورو میٹرو کے لئے 87 فیصد فنڈ فراہم کرتا ہے، اس کے باوجود بی جے پی اسے مرکزی حکومت کی اسکیم کے طور پر پیش کرتی ہے۔ مرکز میں مودی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے مسٹر سدارامیا نے الزام لگایا کہ گڈز اینڈ سروس ٹیکس (جی ایس ٹی) کے نفاذ سے کرناٹک کی آمدنی آٹھ سالوں میں کم ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں 15,000 کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جی ایس ٹی کے ذریعے ملک کو لوٹنے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی اب بے شرمی سے اشتہارات میں اپنی تصویر کا استعمال کرتے ہیں اور اسے دیوالی کا تحفہ کہتے ہیں۔" انہوں نے ریاستی مسائل پر کرناٹک کے بی جے پی ممبران پارلیمنٹ کی خاموشی پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے پوچھا کہ "کیا ایم پی پی سی موہن نے کبھی پارلیمنٹ میں بنگلورو کے لیے بات کی ہے؟ کیا مسٹر تیجسوی سوریا، جنہیں میں امواسیہ سوریا کہتا ہوں، نے کبھی ریاست کے مسائل کو اٹھایا ہے؟ کیا محترمہ شوبھا کرندلاجے یا مسٹر ایچ ڈی کمارسوامی نے کرناٹک کے ساتھ مودی حکومت کی دھوکہ دہی پر سوال اٹھایا ہے؟

کٹھوعہ میں ۲ منشیات فروش گرفتار، ہیروئن جیسا مواد برآمد: پولیس

جموں: منشیات کے خلاف کارروائی جاری رکھتے ہوئے جموں و کشمیر پولیس نے ضلع کٹھوعہ میں 2 منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے ان کی تحویل سے ہیروئن جیسا ممنوعہ مواد برآمد کیا ہے۔ ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ پولیس اسٹیشن لکھن پور کی ایک ٹیم نے بشولی موڑ لکھن پور پر ایک ناکے کے دوران ایک موٹر سائیکل زیر رجسٹریشن نمبر JK08Q 7769 کو روکا جو براستہ بشولی موڑ پنجاب سے کٹھوعہ کی طرف آ رہی تھی اور اس پر دو افراد سوار تھے۔ انہوں نے کہا کہ تلاشی کے دوران ان کی تحویل سے تقریباً 02.302 گرام ہیروئن جیسا ممنوعہ مواد برآمد کیا گیا جس کے بعد دونوں کی برسر موقع ہی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔ گرفتار شدگان کی شناخت حنیف شاہ ولد یوسف شاہ ساکن بھمبر ون کٹھوعہ اور حسن دین ولد موج دین ساکن تارن امرتسر کے طور پر کی گئی۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ اس ضمن میں پولیس اسٹیشن لکھن پور میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت زیر ایف آئی آر نمبر 125 / 2025 ایک مقدمہ درج کیا گیا اور مزید تحقیقات شروع کی گئیں۔ انہوں نے لوگوں سے منشیات کی بیخ کنی کو یقینی بنانے کے لئے آگے آنے کی اپیل دہرائی۔

قتل کا ملزم پولیس انکاونٹر میں زخمی

گریٹر نوئیڈا: اتر پردیش کے ضلع گوتم بدھ نگر کے دادری تھانہ علاقے میں پولیس نے ایک قتل کے ملزم کو منگل کی شام انکاونٹر کے بعد گرفتار کر لیا۔ پولیس کے مطابق ملزم کو اس کے چھپائے گئے ہتھیار کی برآمدگی کے لیے لے جایا جا رہا تھا، جب اس نے فرار ہونے کی کوشش کی۔ اسی دوران فائرنگ کے تبادلے میں اس کے پیر میں گولی لگ گئی، جس کے بعد پولیس نے زخمی حالت میں اسے حراست میں لے کر اسپتال بھیج دیا۔ قابل ذکر ہے کہ 19 اکتوبر کی رات گاؤں تنگلا نین سکھ میں دو دوست شراب پی رہے تھے۔ اسی دوران ان کے درمیان کہاسنی ہو گئی، جس پر دادری کے چکرسین پور کے رہائشی ایک شخص نے اپنے ساتھی کو پستول سے گولی مار دی، جس سے اس کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔

مغربی بنگال میں ڈیوٹی پر تعینات سرکاری ڈاکٹر پر

مبینہ حملے کے معاملے میں ہوم گارڈ گرفتار

کولکاتہ: مغربی بنگال کے ہوڑا ضلع میں الوبیریا واقع شرت چندر چٹوپادھیائے میڈیکل کالج اسپتال میں ڈیوٹی پر تعینات جونیئر خاتون ڈاکٹر پر جسمانی حملے کے الزام میں ایک ہوم گارڈ رضا کار کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے منگل کے روز اس کی جانکاری دی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ واقعہ تب پیش آیا جب ہوم گارڈ نے خود کو ایک سینئر پولیس افسر ظاہر کرتے ہوئے، کم از کم 10 افراد کے ساتھ ایک حاملہ خاتون کو لے کر نس بندی شعبے میں داخل ہوا اور ڈیوٹی پر موجود جونیئر ڈاکٹر سے فوری جانچ کرنے کے لیے کہنے لگا۔ ڈاکٹر نے الزام لگایا کہ خاتون کی حالت کی جانچ کرنے کے باوجود اس کے ایک رشتہ دار نے اسے لات ماری اور دوسرے نے یہ دھمکی دیتے ہوئے اس کا ہاتھ مروڑ دیا کہ اسپتال سے باہر نکلنے پر اسے سنگین نتائج بھگتنا ہوں گے۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ حملہ اس وقت ہوا جب ہوم گارڈ ایک حاملہ خاتون کو اسپتال لے آیا اور علاج میں مبینہ تاخیر پر اسے غصہ آ گیا۔ ہوم گارڈ اور اس کے ساتھیوں نے مبینہ طور پر جونیئر ڈاکٹر پر حملہ کیا، اس کی گردن پر وار کیا اور اسے جنسی زیادتی کی دھمکی دی۔ حملے کے بعد دیگر ڈاکٹروں اور عملے نے احتجاج کیا اور مجرموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد پولیس نے ہوم گارڈ اور اس کے ساتھی کو حراست میں لے لیا۔ اسپتال انتظامیہ نے شام کو ایف آئی آر درج کرائی اور پولیس نے ملزم ہبلو لال کو گرفتار کر لیا۔ اس حملے کی مغربی بنگال جونیئر ڈاکٹرس فرنٹ، مغربی بنگال ڈاکٹرس فورم اور حزب اختلاف کی سیاسی جماعتوں نے مذمت کی ہے۔ مغربی بنگال طبی خدمات کے محکمہ کے چیف سیکریٹری نارائن سوروپ نگم نے کہا کہ حملے کے معاملے میں اسپتال سے رپورٹ موصول ہونے کے بعد پولیس نے کارروائی کی۔ حکام نے اسپتال سے بھی رپورٹ طلب کی ہے۔ مغربی بنگال جونیئر ڈاکٹرس فرنٹ کے ترجمان ڈاکٹر انکیت مہتو نے کہا کہ ڈاکٹر پر حملہ قابل مذمت ہے اور رپورٹ حاصل کرنے کے لیے ایک ٹیم الوبیریا بھیجی گئی ہے۔

یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج پنویل میں فری میگا میڈیکل چیک اپ کے انعقاد کے موقع پر اے ائی ایم لیڈر حاجی شاہنواز خان کا استقبال کرتے ہوئے اسم سرپٹیل اور شری واستو

بی ایس ای نے آر آر پی سیمی کنڈکٹرز شیئر ٹریڈنگ پر چوکسی بڑھائی

ممبئی: آر آر پی سیمی کنڈکٹرز (سکیورٹی کوڈ 504346) کی تجارت میں حالیہ اعلیٰ اتار چڑھاؤ کی تحقیقات کے بعد اسٹاک ایکسچینج بی ایس ای نے اس سکیورٹی پر اپنی نگرانی بڑھا دی ہے، جس میں کچھ پابندیاں بھی شامل ہیں، جن میں حصص کی ایک ہی دن کی فروخت پر پابندی بھی شامل ہے۔ کمپنی نے حال ہی میں واضح کیا کہ اس کا کرکٹر سچن تنڈولکر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بی ایس ای نے اپنے بہتر نگرانی کے اقدامات (ای ایس ایم) کے تحت منگل کو جاری کردہ ایک نوٹس میں سرمایہ کاروں کو خبردار کیا کہ اس اسٹاک میں تمام تجارت (ٹی پلس ٹی) کو باقاعدگی سے طے کیا جانا چاہیے اور قیمتوں میں اتار چڑھاؤ دو فیصد کے اندر اندر ہونا چاہیے۔ مارکیٹ نے ہدایت دی ہے کہ اس اسٹاک پر 100 فیصد مارجن کی رقم برقرار رکھی جائے۔ اپنے نوٹس میں بی ایس ای نے آر آر پی سیمی کنڈکٹرز کی طرف سے جاری کردہ ایک حالیہ وضاحت کا حوالہ دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ اس کا معروف سابق کرکٹر سچن تنڈولکر سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور نہ ہی مہاراشٹر حکومت نے کمپنی کو کوئی زمین الاٹ کی ہے۔ اپنے نوٹس میں بی ایس ای نے آر آر پی سیمی کنڈکٹرز کی طرف سے جاری کردہ ایک حالیہ وضاحت کا حوالہ دیا،

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیوندر فرنوس کو دیوالی کی مبارکباد دیتے ہوئے پنویل کے ممبر اسمبلی پرشانت ٹھاکر اور اُرن کے ممبر اسمبلی مہیش بالدی

مضبوط امن وامان کے لیے سماج اور پولیس کے درمیان شراکت ضروری: راج ناتھ

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے سماج اور پولیس کو ایک دوسرے پر منحصر قرار دیتے ہوئے امن اور ترقی کے لیے ان کے درمیان متوازن شراکت داری کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ جہاں پولیس کو محافظ کا کردار ادا کرنا چاہیے، وہیں معاشرے کو بھی ذمہ دار شہری ہونے کے ناطے اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے تاکہ سکیورٹی کے مزید چوکس نظام کو یقینی بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ ایک مضبوط قوم کے لیے ایک مضبوط معاشرہ کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط پولیس فورس بھی ضروری ہے۔ منگل کو، پولیس یادگاری دن کے موقع پر یہاں نیشنل پولیس میموریل میں منعقد ایک تقریب میں، مسٹر سنگھ نے شکر گزار قوم کی جانب سے شہید پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا اور شاندار پریڈ کی سلامی لی۔ انہوں نے کہا، پولیس یادگاری دن ملک کی سلامتی کے لیے خود کو وقف کر دینے والے ہمارے پولیس اور نیم فوجی دستوں کے تمام اہلکاروں کی قربانیوں کو یاد کرنے کا دن ہے۔ میں ہندوستان کے شہریوں کی حفاظت میں، اپنی جانیں نچھاور کرنے والے سکیورٹی فورسز کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ پولیس اور معاشرے کے درمیان باہمی افہام و تفہیم اور ذمہ داری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے تحفظ، انصاف اور اعتماد کا احساس مضبوط ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا، معاشرہ اور پولیس ایک دوسرے پر یکساں طور پر ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ کوئی بھی معاشرہ امن اور ترقی کی طرف تبھی ترقی کر سکتا ہے جب اس میں تحفظ، انصاف اور اعتماد کا پختہ احساس ہو۔ پولیس کا نظام اسی وقت موثر انداز میں کام کر سکتا ہے جب معاشرے کے شہری پولیس کے ساتھ شراکت دار بن کر کام کریں اور قانون کا احترام کریں۔ جب معاشرے اور پولیس کے درمیان تعلقات باہمی افہام و تفہیم اور ذمہ داری پر مبنی ہوں تو معاشرہ اور پولیس دونوں ہی ترقی کرتے ہیں۔ پولیس اور معاشرے کے درمیان شراکت داری میں توازن کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ موثر پولیسنگ کے لیے یہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا، لہٰذا، یہ بہت ضروری ہے کہ دونوں کے درمیان متوازن شراکت داری برقرار رہے، جہاں پولیس محافظ کا کردار ادا کرے اور معاشرہ ذمہ دار شہریوں کے طور پر اپنا کردار ادا کرے، تا کہ سکیورٹی کا نظام مزید چوکس ہو۔ فوج اور پولیس کو [illegible] انہوں نے کہا کہ ان کا مشترکہ مشن [illegible] ملک کی سلامتی [illegible] پولیس معاشرے [illegible] حفاظت کرتی ہے [illegible] مانتا ہے کہ [illegible] ہو، جو بھی [illegible] اور پولیس کو [illegible] کرنا۔ مسٹر [illegible] پولیس کو نہ صرف جرم سے بلکہ تصورات سے بھی لڑنا پڑ رہا ہے۔ ایک طرف جرم کو روکنا قانون کا تقاضا ہے، وہیں دوسری جانب معاشرے میں اعتماد کو برقرار رکھنا ایک اخلاقی فرض ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ہماری پولیس اپنے سرکاری فرائض کے ساتھ ساتھ اپنا اخلاقی فرض بھی بخوبی نبھا رہی ہے۔ اگر لوگ رات کو سکون سے سو سکتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں یقین ہے کہ فوج سرحد پر موجود ہے اور ہر گلی میں پولیس چوکس ہے۔ یہ اعتماد سلامتی کی حتمی تعریف ہے۔ نکسلزم کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگلے مارچ تک یہ مسئلہ تاریخ بن جائے گا اور سکیورٹی اہلکاروں کے لیے ایک اہم کامیابی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ علاقے جو کبھی دہشت گردی کے لیے مشہور تھے اب ترقی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، پچھلے کئی سالوں سے ہماری مشترکہ کوششوں کا نتیجہ نکل رہا ہے۔ پورے ملک کو اب یقین ہے کہ اگلے سال تک یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ آپ کی اطلاع کے لیے، اس سال بھی کئی سرکردہ نکسلائٹس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ نکسل سے متاثرہ اضلاع کی تعداد بھی کم ہو کر بہت کم ہو گئی ہے اور وہ بھی اگلے سال مارچ تک ختم ہو جائے گی۔ جو علاقے نکسلیوں کی دہشت سے کانپتے تھے، آج وہاں سڑکیں، اسپتال، اسکول اور کالج ہیں۔ وہ علاقے جو پہلے نکسلی مرکز ہوا کرتے تھے، آج وہ تعلیم کے گڑھ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان علاقوں میں بچے موبائل فون، کمپیوٹر استعمال کر رہے ہیں اور بڑے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہندوستان کے وہ علاقے جو ریڈ کوریڈور کے نام سے مشہور تھے، اب گروتھ کوریڈور میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جو تبدیلیاں لانے میں کامیاب ہوئی ہے، اس میں ہماری پولیس فورس اور سکیورٹی فورسز کا بہت بڑا حصہ ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ حکومت نے نہ صرف قومی سلامتی پر توجہ مرکوز کی ہے۔ بلکہ قومی سلامتی میں مصروف پولیس فورسز پر بھی توجہ مرکوز کی ہے۔ حکومت نے پولیس کے ساتھیوں کی یاد کو زندہ رکھنے کے لئے، ان کے تئیں احترام کا اظہار کرنے کے لئے، 2018 میں نیشنل پولیس میموریل بھی قائم کیا۔ مزید برآں، پولیس کو جدید ترین ہتھیار اور بہتر سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

یعقوب بیگ ہائی اسکول میں میگا میڈیکل چیک اَپ کیمپ کا انعقاد

خدمت خلق بہترین عمل ہے کے مثل میڈی کوَر ہاسپٹل کھارگھر اور پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے اشتراک سے یعقوب بیگ ہائی اسکول و جونیئر کالج میں مورخہ 18 اور 19 اکتوبر، بروز سنیچر اور اتوار ایک شاندار میگا میڈیکل چیک اَپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس کیمپ میں بچوں سے لے کر بزرگ افراد نے کثیر تعداد میں حصہ لیا اور اس میگا میڈیکل کیمپ کو کامیاب کیا۔ اس کیمپ کی ابتدا میں یعقوب بیگ ہائی اسکول و جونیئر کالج کے پرنسپل عاصم پٹیل سر نے پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر و عہدیداران کا استقبال کیا جبکہ سوسائٹی کے صدر اقبال حسین قاضی صاحب کی جانب سے میڈی کوَر ہاسپٹل میڈیکل کیمپ کے انچارج جناب سچن شری واستو سر کا استقبال کیا گیا اور اس کیمپ کے کامیاب ہونے کی یقین دہائی کی۔ انچارج جناب سچن شری واستو سر نے سوسائٹی کی جانب سے استقبال کئے جانے پر سوسائٹی کے صدر و عہدیداران و ممبران کا شکریہ ادا کیا اور کہا انسانیت کی خدمت بہترین عمل ہے۔ اس کیمپ سے ضرورت مند افراد کو مفت میں مختلف بیماریوں کی تشخیص میں مدد ملے گی۔ اور انسان بیماریوں سے پاک زندگی گذار سکے گا۔ واضح رہے اس کیمپ میں ٹی ایس ایچ تھائرائیڈ ٹیسٹ، بلڈ پریشر ٹیسٹ، ای سی جی چیک اَپ، آنکھوں کا چیک اَپ، بلڈ شوگر چیک اَپ، بی ایم آئی کنسلٹیشن اور دانتوں کا چیک اَپ کیا گیا۔ اس کیمپ میں تقریباً دو دنوں میں 350 سے زائد افراد نے استفادہ حاصل کیا اور سوسائٹی کے اس نیک کام کی خوب سراہنا کی۔ اس میڈیکل چیک اَپ کیمپ میں صدر سوسائٹی اقبال حسین قاضی صاحب، نائب صدر عبدالمقیت قاضی صاحب، سکریٹری محمد نور پٹیل صاحب، سکریٹری علیم پٹیل صاحب، ٹریزرر معاذ ملّا صاحب، نوید پٹیل صاحب چیئر مین اینگلو اردو اسکول بارا پاڑا، ساجد پٹیل صاحب چیئر مین نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ، ممبر نثار پٹیل صاحب، ممبر زبیر پٹھو صاحب، ممبر جواد پٹیل صاحب، یاسر داکھوے، تینوں اسکول بشمول یعقوب بیگ ہائی اسکول و جونیئر کالج، یعقوب بیگ پرائمری اسکول، پی ای ایس انگلش اسکول و جونیئر کالج کا ٹیچنگ و نان ٹیچنگ اسٹاف اس کیمپ میں شریک رہا۔
(رپورٹ، عزیز الرحمن سر، اسسٹنٹ ٹیچر یعقوب بیگ ہائی اسکول، پنویل)